عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۴۳

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

اسلام کا نظامِ اعتکاف

شب قدر

کامیاب ترین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم

روزہ ڈھال ہے جب تک اسکو پھاڑے نہیں

رمضان المبارک

سینما، تھیٹر ٹیلی ویژن، وی سی آر کے مضر اسباب و بھیانک نتائج

یہود کے منصوبے ہیں کہ غیر یہودی انسانی معاشرہ سے اخلاق کی دھجیاں بکھیر دی جائیں

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن صاحب کا سانحہ ارتحال

تعزیتی پیغامات و خطوط

یہودیوں کا انجام کیا ہوگا ؟

قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں

ماہ رمضان المبارک کی فضیلت و عظمت

المرسل :- محمد عبد الرحمٰن جامی نقشبندی جلالپور پیروالے

محترم قارئین : رمضان المبارک اسلام میں ایک نہایت ہی مقدس مہینہ ہے اس کی سب سے بڑی اور بنیادی عبادت روزہ ہے۔ جو نفس کو مانجھنے اور صاف کرنے میں خاص اثر رکھتا ہے۔ اس مبارک ماہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا ہو جاتا ہے۔ رمضان المبارک کا خاص شغل تلاوت قرآن کریم اور اپنے اوقات کو خدا وندی سے بھرپور رکھنا ہے۔ روزے میں جھوٹ۔ غیبت چغل خوری وغیرہ معاصی روزہ کو کالعدم اور روزہ دار کو قریب ہلاک کر دیتے ہیں جس سے بچنا ضروری ہے۔

روزے میں نیت کی ضرورت

روزے میں نیت شرط ہے۔ نیت کے معنی دل کے ارادہ کے ہیں اگر روزے کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کھایا پیا کچھ نہیں تو روزہ ادا نہیں ہوگا۔ رمضان المبارک کے روزے کی نیت نصف دن سے پہلے تک کر سکتا ہے بشرطیکہ صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھایا پیا نہ جائے اور کوئی کام جو روزے کا مفسد ہو نہ کیا ہو اس کے بعد اگر نیت کریگا تو معتبر نہ ہوگی زبان سے نیت کرنی فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے۔

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

اگر افطار کے وقت ہی اگلے روزے کی نیت کر لی تب بھی جائز ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے تک کھانا پینا وغیرہ بلا شبہ درست ہے نیت کی ہو یا نہ کی ہو۔

جن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا

بھول کر کھانا پینا روزہ کو نہیں توڑتا بلا اختیار گرد و غبار، مکھی یا مچھر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، آٹا پیسنے والے یا تمباکو کوٹنے والے کے حلق میں جو آٹا وغیرہ اڑ کر جاتا ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے آجائے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے یا قے اگر خود بخود لوٹ جائے ان سب باتوں سے روزہ نہیں جاتا اور کچھ خلل نہیں آتا آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں جاتا تھوڑی سی قے آئی اور قصداً لوٹا کر نگل گیا تو اس میں اختلاف ہے۔ اگر روزہ میں کوئی بھول کر کھا پی رہا ہے اور قوی تندرست ہے تو اس کو یاد دلا دینا ضروری ہے اگر ضعیف و ناتواں ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے اگر خود بخود یا مسواک وغیرہ سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزے میں خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کرنے کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا تو روزے میں خلل نہیں آتا انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن دماغ اور معدہ میں اگر براہ راست کوئی دوا وغیرہ پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

جن چیزوں سے قضا واجب ہوتی ہے

کان یا ناک میں دوا ڈالنا قصداً منہ بھر کے قے کرنا۔ منہ بھر قے آئی تھی اس کو نگل جانا کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی اتر جانا یہ سب چیزیں روزے کو توڑ ڈالنے والی ہیں مگر صرف قضا واجب آئے گی کفارہ واجب نہیں کنکر یا لوہے تانبے وغیرہ کو نگل جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اور صرف قضا واجب آئے گی دن باقی تھا غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا روزہ کھول لیا تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں، جان بوجھ کر بدون بھولنے کے صحبت کرنا، کھانا پینا روزہ کو توڑتا ہے اور قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی؛ کفارہ یہ ہے کہ غلام کو آزاد کیا جائے، اس کی طاقت نہیں تو متواتر ساٹھ روزے رکھنا، اس کی بھی طاقت نہیں تو ساٹھ مسکینوں کو دو وقت کھانا کھلانا۔ مفصل حال کسی عالم سے دریافت کر لو۔

جن چیزوں سے روزہ مکروہ ہوتا ہے اور جن سے مکروہ نہیں ہوتا

بلا ضرورت کسی شے کو چبانا۔ نمک وغیرہ کو چکھ کر تھوک دینا مکروہ ہے قصداً تھوک منہ میں اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے تمام دن ناپاک رہنا گناہ ہے غیبت بدگوئی، لڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے۔ مسواک کرنا سر یا مونچھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں سرمہ لگانے یا سرمہ لگا کر سو جانے سے روزے میں خلل نہیں آتا ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں بالکل غلط ہے خوشبو کو سونگھنا مکروہ نہیں، آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں ہے۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت

اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھے تندرستی کے وقت قضا کرے اگر روزہ کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جانے کا خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے پھر قضا رکھے حاملہ کو اگر بچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑ دینا اور پھر قضا کر لینا جائز ہے اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔

روزہ کا توڑنا اور اس کی قضا

فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں پس اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے تو جان کا اندیشہ غالب ہے یا بیماری بڑھ جانیکا احتمال قوی ہے یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جائے گا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے اگر کسی عذر سے روزے قضا ہو گئے ہوں تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا

باقی صہ۲۷ پر

ہفت روزہ
ختم نبوت
انٹرنیشنل

۲ تا ۸ رمضان المبارک ۱۴۱۱ھ مطابق ۲۹ مارچ تا ۴ اپریل ۱۹۹۱ء | جلد نمبر ۹ | شمارہ نمبر ۴۳

مدیر مسئول عبدالرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱:۔ رمضان المبارک کی فضیلت اور عظمت ـــــ ۲
۲:۔ قادیانی مذہب کے دو بنیادی اصول (اداریہ) ـــــ ۴
۳:۔ روزہ ڈھال ہے ـــــ ۶
۴:۔ رمضان المبارک میں نظام اعتکاف ـــــ ۸
۵:۔ تمام راتوں کی سردار لیلۃ القدر ـــــ ۹
۶:۔ کامیاب ترین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ـــــ ۱۰
۷:۔ یہودیوں کا انجام کیا ہوگا؟ ـــــ ۱۱
۸:۔ انسان اور قرآن ۔ ایک مکالمہ ـــــ ۱۲
۹:۔ حاصل مطالعہ، عبرت انگیز واقعات ـــــ ۱۴
۱۰:۔ سینما، تھیٹر، ٹیلی ویژن، وی سی آر ـــــ ۱۵
۱۱:۔ قادیانی ملک اور اسلام کے غدار ہیں ـــــ ۱۹
۱۲:۔ تعزیتی خطوط ـــــ ۲۱
۱۳:۔ اخبار ختم نبوت ـــــ ۲۳
۱۴:۔ مکتوب فیصل آباد ـــــ ۲۴
۱۵:۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ کی اپیل ـــــ ۲۸

پبلشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔ طابع: سید شاہد حسن ۔ مطبع: القادر پرنٹنگ پریس ۔ مقام اشاعت: ۱۰۳ [illegible] کراچی

سرپرست
شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

سرکولیشن منیجر
محمد انور

رابطہ دفتر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ پاکستان
فون نمبر ۷۷۱۱۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ
سالانہ ـــــ ۱۵۰ روپے
ششماہی ـــــ ۷۵ روپے
سہ ماہی ـــــ ۴۵ روپے
فی پرچہ ـــــ ۳ روپے

چندہ
غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر
چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بنک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۲۹۴۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

قادیانی مذہب کے دو بنیادی اصول دجل اور فریب

کہتے ہیں کہ دل کا چور چھپا نہیں رہتا، وہ ظاہر ہو ہی جاتا ہے اسی طرح جھوٹ بھی لاکھ چھپاؤ چھپ نہیں سکتا، مرزائی اداریہ نگار نے خلیج کی جنگ پر عربوں کو مختلف نصیحت کرنے کے بعد آخر اپنے دل میں چھپے ہوئے چور کو یوں ظاہر کیا کہ "عقل کو نیر الہام کی ضرورت ہے اور حیات نو کے لئے واجب الاطاعت امام چاہیئے، اور یہ سعادت صرف جماعت احمدیہ (یعنی قادیانی جماعت) کو حاصل ہے۔"

اس کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ جنگ صرف اس وجہ سے شروع ہوئی۔ ہے کہ عرب "واجب الاطاعت امام (جو قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی ہے) اور اس کے الہامات کو نہیں مانتے اور اس کی تعلیمات سے روگردانی کر رہے ہیں لیکن قادیانیوں کا عقیدہ صرف امامت کا نہیں بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی اور رسول تھا، یہ بات ہم اپنی طرف سے نہیں کہتے خود ان کی کتابیں بولتی ہیں حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

"اس امت میں نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱۔ از مرزا قادیانی)

"ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔" (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

"سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔" (دافع البلاء تحفہ کلاں ص ۱۱)

"میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا اور میرا نام نبی رکھا۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۶۸)

"اس امت میں نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

مذکورہ بالا حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا تھا، محض امامت کا نہیں یہ بھی آپ نے ملاحظ فرمایا کہ بقول مرزا نبوت کے لئے اس امت میں صرف اسی کو مخصوص کیا گیا ہے اس لئے مرزا سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور تک کوئی شخص بھی اس منصب کا اہل نہیں تھا، اور نہ ہوگا کیونکہ آپ پہلے یہ حوالہ پڑھ چکے ہیں کہ مرزا نے اپنے کو خدا کی راہوں میں آخری راہ، خدا کے نوروں میں آخری نور اور اپنے کو فرقانی آخرین قرار دیا ہے۔

قادیانی اداریہ نگار نے یہ جو تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ خلیج کی جنگ واجب الاطاعت امام یعنی مرزا قادیانی ملعون کے انکار کا نتیجہ ہے تو کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی سے پہلے ایک نہیں ہزاروں جنگیں ہو چکی ہیں آخر وہ کس امام کے انکار کا نتیجہ تھیں؟

اگر ہم قادیانی اصول کو مان لیں تو مرزا قادیانی دجال سے پہلے دعویٰ کرنے والے یا ان کے پیروکار بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ فلاں کے انکار کی وجہ سے جنگ ہوئی مثلاً محمد علی باب اور بہاء اللہ ایرانی کے پیروکار اب بھی موجود ہیں وہ بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے امام چونکہ واجب الاطاعت تھے، اور عربوں نے اطاعت نہیں کی اس لئے یہ جنگ ان پر مسلط ہو گئی۔

ہمارے نزدیک خلیج کی جنگ مغرب اور صیہونی سازشوں کا نتیجہ ہے جو پہلے یہ دونوں گروہ مسلمانوں میں نئے نئے فرقے پیدا کر کے مسلمانوں کی طاقت کو کمزور کرتے رہے جب اس میں ناکامی ہوئی تو جنگ کے ذریعے اس منصوبے پر عمل کیا جا رہا ہے ان فتنوں میں ایک فتنہ مرزا قادیانی کا پیدا کردہ فتنہ بھی ہے جس کو انگریز نے خود جنم دیا، ہم یہ الزام نہیں لگا رہے "فتنہ قادیانیت" کا بانی آنجہانی مرزا قادیانی ۱۸۹۸ء میں انگریز لیفٹیننٹ گورنر پنجاب کو ایک درخواست میں اپنے اور اپنی جماعت کے انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونے کا یوں اظہار کرتا ہے:۔

"یہ التماس ہے سرکار دولتمدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار ثابت کر چکی ہے گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ اپنی مستحکم رائے سے اپنے چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کی خیر خواہی اور خدمت گذار ہے اس خود کاشتہ پودے کی نسبت، نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق و توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کے

مجھے اور میری جماعت کو عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں ایک اور درخواست میں اپنے اور اپنی جماعت کے لئے سرکار انگریزی کی نمک پروردہ اور نیک نامی حاصل کردہ اور مورد مراحم گورنمنٹ کے الفاظ استعمال کئے ہیں) (تبلیغ رسالت ج ۷ : ص۱۹)

۲۔ ملکہ وکٹوریہ کو ستارہ قیصریہ میں خطاب کرتے ہوئے لکھتا ہے :۔

"سو یہ مسیح موعود جو دنیا میں آیا تیرے ہی وجود کی برکت اور دلی نیک نیتی اور سچی ہمدردی کا ایک نتیجہ ہے" (ایضاً ص۱۲)

سوچئے بار بار سوچئے اور بتلائیے ! کہ مرزا قادیانی نے اپنے اور اپنی جماعت کو انگریز کا خود کاشتہ پودا کہا یا نہیں اور پھر یہ کہا کہ نہیں کہ میری یعنی مرزا کی ا مسیحیت ملکہ وکٹوریہ کے وجود کی برکت، دلی نیک نیتی، سچی ہمدردی کا نتیجہ ہے اور اسی کی پاک نیتوں کی تحریک نے مرزا کو اس منصب پر بٹھایا ہے۔ جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا قادیانی اور اس کی پیدا کردہ جماعت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے تو اب ہم یہ دیکھتے ہیں، کہ اداریہ نگار جس کو "واجب الاطاعت امام" قرار دیتا ہے، وہ کس کا مطیع تھا لیجئے خود اسی کے قلم سے داستان اطاعت ملاحظہ کیجئے :۔

۱۔ "میں سرکار انگریزی کا بدل و جان خیر خواہ ہوں اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ (انگریزی) اور ہمدردی بندگان خدا کی میرا اصول ہے اور یہی وہ اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں شامل ہے۔ (ضمیمہ کتاب البریہ ص۹)

۲۔ "اس عاجز (یعنی مرزا) کو وہ اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور محبت اور جوش اطاعت حضور ملکہ معظمہ کے معزز افسروں کی نسبت حاصل ہے جو میں ایسے الفاظ نہیں پاتا جن میں اس اخلاص کا اندازہ بیان کر سکوں" (ستارہ قیصریہ ص۲)

۳۔ "میں اپنی جماعت کے لوگوں کو جو مختلف مقامات پنجاب اور ہندوستان میں موجود ہیں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نہایت تاکید کرتا ہوں کہ وہ میری اس تعلیم کو خوب یاد رکھیں جو تقریباً سولہ برس سے تقریری اور تحریری طور پر ان کے ذہن نشین کرتا آیا ہوں یعنی یہ کہ اس گورنمنٹ انگریزی کی پوری اطاعت کریں" (مرزا کا اعلان از تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص۱۲۳)

۴۔ "میں نے اس غرض سے (یعنی گورنمنٹ انگریز کی خدمت، فرمانبرداری اور وفاداری) بعض کتابیں عربی زبان میں لکھیں، اور بعض فارسی زبان میں اور ان کو دور دور ملکوں تک شائع کیا، اور ان سب میں مسلمانوں کو بار بار تاکید کی اور معقول وجوہ سے ان کو اس طرف جھکایا کہ وہ گورنمنٹ کی اطاعت بدل و جان اختیار کریں، اور یہ کتابیں بلاد عرب اور بلاد شام اور کابل اور بخارا میں پہنچائی گئیں" (کشف الغطاء ص۲ ، ص۳)

۵۔ "میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں اور شائع کیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں" (تریاق القلوب ص۱۵)

۶۔ "سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں، ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے" (رسالہ گورنمنٹ کی توجہ کے لائق ص۳ ۔ از مرزا)

مذکورہ بالا تحریرات میں مرزا قادیانی کی اپنی ہیں، اختصاراً ہم نے چند عبارتوں پر اکتفا کیا ہے ورنہ مرزا نے کوئی کتاب یا اشتہار ایسا نہیں لکھا جس میں انگریز کی اطاعت پر زور نہ دیا ہو، مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا محمود ہماری اس بات کی تصدیق اس طرح کرتا ہے :۔

"مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے کوئی کتاب یا اشتہار ایسا نہیں لکھا جس میں گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت کی طرف اپنی جماعت کو متوجہ نہیں کیا" (تقریر مرزا محمود الفضل ج ۵، ۱۲، ۱۴ اگست ۱۹۱۷ء)

مذکورہ حوالہ جات میں انگریز گورنمنٹ کے لئے بار بار اطاعت اطاعت کی رٹ لگائی گئی ہے، قادیانی رسالہ کا اداریہ نگار، اسے (یعنی مرزا کو) واجب الاطاعت امام قرار دیتا ہے جبکہ مرزا قادیانی بذات خود انگریز کی اطاعت کو ہی بنیادی دھرم قرار دے رہا ہے، ہمیں بتایا جائے کہ مرزا قادیانی نے سچ لکھا ہے یا قادیانی رسالہ کے اداریہ نگار نے ——— ظاہر ہے کہ دونوں سچے نہیں ہو سکتے، ایک کو جھوٹا ماننا پڑے گا، اور وہ مرزا قادیانی ہے۔ رہا اداریہ نگار تو اس نے محض دجل و فریب سے کام لیا ہے اور یہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ قادیانی مذہب کے بنیادی اصول ہی دو ہیں۔ یعنی ——— دجل اور فریب۔

یہاں اس بات کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے کہ کوئی سچا رسول مطیع بن کر نہیں آیا جبکہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تو رسالت اور نبوت کا تھا لیکن وہ انگریز کا مطیع تھا اور وہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی اپنے پیروکاروں کو تلقین کرتا رہا، جیسا کہ مذکورہ حوالہ جات سے صاف عیاں ہے قرآن حکیم میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

"وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللّٰہ" (سورہ نساء پارہ نمبر۵)

اس کا ترجمہ مرزا قادیانی کے قلم سے ملاحظہ کیجئے۔

اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر صرف اس لئے کہ اس کی پیروی کی جائے یعنی رسول دنیا میں مطیع بن کر نہیں بلکہ مطاع بن کر آتا ہے (ازالہ اوہام)

ہم تو اسے مرزائی اداریہ نگار کی ڈھٹائی ہی کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ تو یہ فرمائیں کہ کوئی رسول مطیع بن کر نہیں آیا اور مرزا قادیانی کو وہ واجب الاطاعت امام قرار دے رہا ہے جو مسلمان حکومتوں کا نہیں انگریزوں کا جو عیسائی تھے اور تثلیث کا عقیدہ رکھتے تھے ان کا ساری عمر مطیع اور فرمانبردار رہا بلکہ اپنا اسلام ہی دو حصے بتائے ایک خدا کی اطاعت دوسرے انگریز حکومت کی اطاعت۔

تو جو شخص کافروں اور تثلیث کے پجاریوں کا مطیع رہا ہو اور وہ رسالت و نبوت کا مدعی ہو اسے واجب الاطاعت امام قرار دینا قرآنی تعلیم کے سراسر خلاف ہے مرزائی اداریہ نگار ہی بتائے کہ کیا جس شخص کے یہ عقائد اور نظریات ہوں جو ہم نے سطور بالا میں بیان کئے واجب الاطاعت امام کہلانے کا حقدار ہے؟ اور کیا یہی وہ واجب الاطاعت امام ہے جس کے الہامات کو اپنانے اور جس کی پیروی کرنے کی عربوں کو تلقین کی جا رہی ہے؟۔

آخر میں ہم اس بحث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پر ختم کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا:-

"قریب ہے کہ میری امت میں تیس دجال اور کذاب پیدا ہوں گے، ان میں ہر ایک یہی گمان کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں حالانکہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

اس حدیث نبوی کے مطابق مرزا قادیانی دجال تھا، کیونکہ اس نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا تھا اس لئے جو اسے واجب الاطاعت امام، رسول اور نبی مانتے اور دن رات اسے سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ نہ صرف خود اس کے دجل و فریب کا شکار ہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس دجل و فریب میں مبتلا کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمارا کہنا بالکل صحیح ہے کہ مبنی برحقیقت ہے کہ قادیانی مذہب کے بنیادی اصول دو ہیں۔ اور وہ ہیں —— دجل اور فریب۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

روزہ ڈھال ہے جب تک اسکو پھاڑے نہیں

از: مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

حدیث حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ روزہ ڈھال ہے جب تک کہ اس کو پھاڑے نہیں۔ (نسائی ابن خزیمہ بیہقی۔ ترغیب)

اور ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ ڈھال کس چیز سے پھٹ جاتی ہے، فرمایا جھوٹ اور غیبت سے (طبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرہؓ ترغیب)

حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور اس کے حدود کو پہچانا، اور جن چیزوں سے پرہیز کرنا چاہئے ان سے پرہیز کیا تو یہ روزہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔

(صحیح ابن حبان، بیہقی، ترغیب)

دو عورتوں کا قصہ

حدیث حضرت عبید، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد شدہ غلام کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یہاں دو عورتوں نے روزہ رکھا ہوا ہے اور وہ پیاس کی شدت سے مرنے کے قریب پہنچ گئی ہیں۔ آپ نے سکوت اور اعراض فرمایا اس نے دوبارہ عرض کیا، غالباً دوپہر کا وقت تھا کہ یا رسول اللہ بخدا! وہ تو مر چکی ہوں گی یا مرنے کے قریب ہوں گی۔ آپؐ نے ایک بڑا پیالہ منگوایا اور ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرے، اس نے خون، پیپ اور تازہ گوشت وغیرہ کی قے کی جس سے آدھا پیالہ بھر گیا، پھر دوسری کو قے کرنے کا حکم دیا، اس کی قے میں بھی خون، پیپ اور گوشت نکلا۔ جس سے پیالہ بھر گیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال کی ہوئی چیزوں سے تو روزہ رکھا اور حرام کی ہوئی چیزوں سے روزہ خراب کر لیا کہ ایک دوسری کے پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھانے لگیں (یعنی غیبت کرنے لگیں) احمد ابن ابی الدنیا رواہ ابو داؤد والطیالسی وابن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ والبیہقی عن انس۔ ترغیب۔

روزے کے درجات

حجۃ الاسلام امام غزالی قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ روزے کے تین درجے ہیں۔ عام، خاص، اخص الخواص۔ عام روزہ تو یہی ہے کہ شکم اور شرم کے تقاضوں سے پرہیز کرے۔

جس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں مذکور ہے اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضا کو گناہوں سے بچائے، یہ صالحین کا روزہ ہے اور اس میں چھ باتوں کا اہتمام لازم ہے۔

(۱) آنکھ کی حفاظت: کہ آنکھ کو ہر مذموم و مکروہ اور اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والی چیز سے بچائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہر میں بجھا ہوا تیر ہے۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے نظر بد کو ترک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے کہ اس کی حلاوت (شیرینی) اپنے دل میں محسوس کرے گا۔

(رواہ الحاکم وصحیح اسنادہ، عن حدیث حذیفہ)

(۲) زبان کی حفاظت: کہ بیہودہ گوئی، جھوٹ، غیبت، چغلی، جھوٹی قسم اور لڑائی جھگڑے سے اسے محفوظ رکھے، سے خاموشی کا پابند بنائے اور ذکر و تلاوت میں مشغول رکھے، یہ زبان کا روزہ ہے۔ سفیان ثوری کا قول ہے کہ غیبت سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ مجاہد کہتے ہیں کہ غیبت اور جھوٹ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو کوئی بیہودہ بات کرے نہ جہالت کا کوئی کام کرے اور اگر اس سے کوئی شخص لڑے جھگڑے یا اسے گالی دے تو کہہ دے کہ میرا روزہ ہے۔

(۳) کان کی حفاظت: کہ حرام اور مکروہ چیزوں کے سننے سے پرہیز کرے کیونکہ جو بات زبان سے کہنا حرام ہے، اس کا سننا بھی حرام ہے۔

(۴) بقیہ اعضاء کی حفاظت:۔ کہ ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو حرام اور مکروہ کاموں سے محفوظ رکھے اور افطار کے وقت پیٹ میں کوئی مشتبہ چیز نہ ڈالے کیونکہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ دن بھر تو حلال سے روزہ رکھا، اور شام کو حرام چیز پر کھولا۔

(۵) افطار کے وقت حلال کی بھی اس قدر نہ کھائے کہ ناک تک آجائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ پیٹ سے بدتر کوئی برتن نہیں جس کو آدمی بھرے۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ والحاکم عن المقدام بن معدیکرب) اور جب شام کو دن بھر کی ساری کسر پوری کرلی تو روزہ سے شیطان کو مغلوب کرنے اور نفس کی شہوانی قوت توڑنے کا مقصد کیونکر حاصل ہوگا

(۶) افطار کے وقت اس کی حالت خوف و رجا کے درمیان مضطرب رہے کہ نامعلوم اس کا روزہ اللہ تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوا یا مردود؟ پہلی صورت میں یہ شخص مقرب بارگاہ بن گیا اور دوسری صورت میں مطرود مردود ہوا، یہی کیفیت ہر عبادت کے بعد ہونی چاہئے اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنی افکار سے قلب کا روزہ ہو اور ماسوی اللہ سے اس کو بالکل ہی روک دیا جائے، البتہ جو دنیا دین کے لئے مقصود ہو وہ دنیا ہی نہیں بلکہ توشہ آخرت ہے، بہرحال ذکر الٰہی اور فکر آخرت کو چھوڑ کر دیگر امور میں قلب کے مشغول ہونے سے یہ روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ارباب قلوب کا قول ہے کہ دن کے وقت کاروبار کی اس واسطے فکر کرنا تاکہ شام کو افطاری مہیا ہوجائے۔ یہ بھی ایک درجے کی خطا ہے گویا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رزق موعود پر اس شخص کو وثوق اور اعتماد نہیں۔ یہ انبیاء صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔ (احیاء العلوم ص ۱۶۸ و ۱۶۹ ج ۲ ملخصا)

روزے میں کوتاہیاں

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے "اصلاح انقلاب" میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں اس کتاب کا مطالعہ کرکے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یہاں بھی اس کے دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں۔ راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندوی کی جامع المجددین ہے۔ ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں۔

"بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے ان میں سے بعض محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے۔ ایسے ہی ایک شخص کو جس نے عمر بھر روزہ نہیں رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہیں کرسکے گا، کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھو چنانچہ رکھا اور پورا ہوگیا، پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا کہ پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ نہ پیو، ورنہ فلاں مہلک مرض ہو جائے گا تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا ہے وہ دو دن نہ کھاوے گا کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس خدا تعالیٰ مہینہ دن دن کا کھانا چھڑا دیں اور کھانے پینے سے عذاب مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو۔ انا للہ

بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بدعقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح انکار کرنے لگتے ہیں، مثلاً روزہ تو مہینہ کے توڑنے یا تہذیب نفس کے لئے ہے اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کرچکے ہیں۔

اور بعضے تہذیب سے گذر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں۔ مثلاً روزہ وہ رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو یا بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا۔ سو یہ دونوں فریق بوجہ انکار فرضیت صوم، زمرہ کفار میں داخل ہیں اور پہلے فریق کا قول محض "ایمان شکن" ہے اور دوسرے کا ایمان شکن بھی اور دل شکن بھی۔

اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں، ادنیٰ بہانہ سے افطار کردیتے ہیں، مثلاً خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو، روزہ افطار کردیا، کچھ محنت مزدوری کا کام ہو، روزہ چھوڑ دیا۔ ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی قابل مذمت ہیں کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں حالانکہ وہ شرعاً معذور نہیں، اس لئے گنہگار ہوں گے۔

بعضے لوگوں کا افطار تو عذر شرعی سے ہوتا ہے مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے اور شرعاً بقیہ دن امساک یعنی کھانے پینے سے بند رہنا واجب ہوتا ہے مگر وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے مثلاً سفر شرعی سے ظہر کے وقت واپس آگیا یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہوگئی تو ان کو شام تک کھانا پینا نہیں چاہئے۔ علاج اس کا مسائل واحکام کی تعلیم و تعلم ہے۔"

بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدم بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیاء پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو، جس طرح نماز کے لئے باوجود عدم بلوغ کے ان کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے، اسی طرح روزہ کے لئے بھی۔ اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے کہ کچھ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعتاً پابند ہونا دشوار ہوتا ہے تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام احکام

شروع ہوں تو ایکبارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا۔ اس لئے شریعت کی سنت یہ ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب احکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا ہے۔

بعض لوگ نفس روزہ میں تو افراط و تفریط نہیں کرتے لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جو فیض از پیٹ اور شرم گاہ کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ روزہ کی نفس صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ لعلکم تتقون۔ ان سب کو نظر انداز کرکے اپنے صوم کو "جسد بے روح" بنا لیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی و منہیات سے بچنا ہے۔ سو ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے، اگر غیبت کی عادت تھی تو وہ بدستور رہتی ہے اگر بد نگاہی کے خوگر تھے وہ نہیں چھوڑتے، اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے ان کی صفائی نہیں کرتے بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً بڑھ جاتے ہیں کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا اور باتیں شروع کیں جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہوگا یا چوسر گنجفہ تاش، یا ریڈیو گراموفون لے بیٹھے، وقت پورا کر دیا۔ بھلا اس روزہ کا کوئی معتدبہ حاصل کیا۔ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا جو فی نفسہ مباح ہے جب روزہ میں وہ حرام ہو گیا تو غیبت وغیرہ دوسرے معاصی جو فی نفسہ بھی حرام ہیں، وہ روزہ میں کس قدر سخت حرام ہوں گے حدیث میں ہے کہ جو شخص بدکرداری اور بدگفتاری نہ چھوڑے خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہوگا پھر رکھنے سے کیا فائدہ۔ روزہ تو ہو جائے گا لیکن ادنیٰ درجہ کا جیسے اندھا، لنگڑا، کانا، گنجا، اپاہج آدمی، آدمی تو ہوتا ہے مگر ناقص، یہ روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے کیونکہ ذات کا سلب، صفات کے سلب سے سخت تر ہے۔

پھر حضرتؒ نے روزہ خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت آسان ہے۔

(۱) خلق سے بلا ضرورت تنہا اور یکسو رہنا۔

(۲) کسی اچھے شغل مثلاً تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا۔

(۳) اور نفس کو سمجھانا یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے بہت کام کرتا ہے سو نفس کو یوں پھسلا دے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کرے پھر دیکھا جائے گا۔ پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو، وہ سہل ہو جاتا ہے۔ بالخصوص اہل باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالح کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔

رمضان المبارک میں نظام اعتکاف

پیر طریقت حضرت مولانا محمد فاروق صاحب، سکھر

۱۔ مغرب: اوابین چھ رکعت، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ایک تسبیح بعدہٗ طعام۔

۲۔ عشاء: بعد تراویح کسی دینی کتاب کی تعلیم (مثلاً فضائل رمضان، فضائل نماز، فضائل قرآن، اسوۂ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، تسہیل المواعظ، حیاۃ المسلمین، جزاء الاعمال، آداب المعاشرت، شوق وطن وغیرہ) اس کے بعد ختم خواجگان جو کہ ایک اجتماعی وظیفہ ہے (گیارہ بار درود شریف، لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَامَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَیٰ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ (۳۶۰ دفعہ، سورہ الم نشرح (۳۶۰ بار) پھر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ لَامَلْجَاءَ وَلَا مَنْجَیٰ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ (۳۶ بار) گیارہ بار درود شریف، پھر اجتماعی دعا، اس کے بعد استنجے وغیرہ سے فارغ ہو کر تازہ وضو بنانا اور تحیۃ الوضوء دو رکعت پڑھنا اس کے بعد سبحان اللّٰہ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ایک تسبیح۔

محاسبہ: یہ کہ صبح اٹھنے کے وقت سے شب کو سونے کے وقت تک اپنے اعمال کا سوچنا، عبادات و طاعات پر شکر اور طلب توفیق کا مزید کرنا اور اپنی کوتاہی اور نامناسب باتوں پر ندامت۔

مراقبہ موت: نزع کی حالت اور قبر میں سوال و جواب، میدان حشر، حساب و کتاب، حق تعالیٰ کے سامنے پیشی اور جوابدہ ہونا اور پل صراط پر سے گذرنا ان سب چیزوں کو سوچنا اور عہد کرنا کہ آئندہ کسی گناہ کے پاس نہ جاؤں گا، پھر ایک تسبیح استغفار کی پڑھنا، استغفار یہ ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ اس کے بعد سب حضرات سوجایئں۔

۳۔ صبح ۲ بجے اٹھنا۔

۴۔ سحری ساڑھے تین بجے کرنا۔

۵۔ نماز تہجد ۱۲ رکعت پڑھنا

۶۔ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اکتالیس بار سورہ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھنا، اگر سنتوں اور فرضوں کے درمیان وقت نہ ملے تو نماز فجر کے بعد پڑھ لیں، یہ نسخہ کیمیا ہے جس کی پابندی سے بے شمار عقدے حل ہوتے ہیں۔

۷۔ نماز فجر کے بعد تفسیر "معارف القرآن" سے آخری دس سورتوں میں سے روزانہ ایک سورت کا درس پھر سورہ یٰسین ایک بار یا "سورہ اخلاص" بارہ مرتبہ پڑھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح طیبہ اور امت مسلمہ کی ارواح کو ایصال ثواب کرنا، اس کے بعد اشراق تک درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا ورد کرنا۔

۸۔ اشراق کی نماز چار رکعت پڑھنا۔ اس کے بعد آرام۔

۹۔ گیارہ بجے بیدار ہو کر نماز چاشت چار یا آٹھ

باقی ص ۲۰ پر

تمام راتوں کی سردار — لیلۃ القدر

از: قاضی محمد اسرائیل گرنگی، مانسہرہ

اللہ پاک نے جس طرح بعض دنوں کو بعض دنوں پر فضیلت اور بزرگی عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح بعض راتوں کو بعض راتوں پر بزرگی اور فضیلت عطا فرمائی ہے۔

تمام سال کی راتوں میں سب سے شان والی اور بزرگی والی رات شب قدر ہے۔ اس رات کو امت مسلمہ کے لئے تحفہ خداوندی کہا جاتا ہے۔ اس رات کی شان اور عظمت کا آپ اندازہ لگائیں کہ اللہ رب العزت نے اپنی کتاب قرآن مجید میں پورا ایک سورۃ نازل فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے قرآن پاک کو شب قدر میں نازل کیا ہے (تجھے رائے بنا) کیا معلوم ہے کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ فرشتے اور روح یعنی جبرائیل آمین اس رات میں اپنے رب کے حکم سے تمام احکام لے کر نازل ہوتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی رات ہے۔ صبح صادق کے طلوع تک یہ سلسلہ جاری رہتا ہے اس مختصر سورت سے چار اہم چیزیں معلوم ہوئیں

۱۔ نزول قرآن پاک

۲۔ ہزار ماہ سے زیادہ فضیلت

۳۔ فرشتوں کا نزول

۴۔ صبح صادق تک امن و سلامتی اور خیر و برکت کی بارش۔

یہ چار خصوصیات اس میں جو بیان ہوئیں ہیں اپنے اندر ہر ایک بے پناہ حکمتیں رکھتی ہیں۔ ان میں ایک قسم کا عجیب ربط بھی ہے۔ قرآن کریم جو اللہ پاک کی آخری آسمانی کتاب ہے۔ اس رات میں نازل ہوئی۔

پھر اللہ پاک نے اپنے آخری پیغام کو سال بسال کا طول عطا کیا تاکہ میرے بندے اس سے خوب فیض حاصل کرتے رہیں فرشتوں کے نزول کو اس لئے بیان کیا کہ بندہ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارے علاوہ خدا کی ایک ایسی مخلوق بھی ہے جن کی غذا صرف اللہ پاک کی تسبیح ہے لیکن وہ ہماری آنکھوں سے مستور ہے۔ صبح صادق تک امن و سلامتی و خیر و برکت کی جو فضا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ انسان خدا تجلیات الٰہی کی کچھ بہریں دیکھ کر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

شب قدر احادیث کی روشنی میں

نبی کریم کے ارشادات و فرمودات جو اس رات کے متعلق ہیں وہ بہت زیادہ ہے۔ ان کا احاطہ تو اس مضمون میں مشکل بلکہ محال ہے مگر بطور نمونے کے چند احادیث کی ایک مختصر سی جھلک قارئین کے سامنے نقل کرتے ہیں

ایک دن نبی کریمؐ نے بنی اسرائیل کے چار طویل العمر اشخاص حضرت ایوبؑ حضرت ذکریاؑ حضرت حزقیلؑ و حضرت یوشعؑ بن نون کا ذکر کیا اس پر صحابہؓ کو حیرت ہوئی۔ حضرت جبرائیل امین تشریف لائے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ آپ کی امت کو اسی اسی سال کی عبادت پر بڑا تعجب ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپکی امت کو اس سے بہتر چیز عنایت فرمائی پھر سورہ قدر اول سے آخر تک پڑھ کر سنائی اس روایت کے راوی ابن ابی حاتم ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر میں ایمان اور احتساب کے ساتھ نوافل پڑھے تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

حضرت سلیمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ ماہ شعبان کی آخری تاریخ کو نبی کریمؐ نے ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لوگو! تم پر ایک عظمت و برکت والا مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ اس مبارک مہینہ کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ میں نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا۔ مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو میں کیا دعا مانگوں؟ اس پر نبی اقدسؐ نے یہ دعا تلقین فرمائی کہ۔ اے اللہ تو بے شک معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو بے شک پسند کرتا ہے۔ لہٰذا میری خطاؤں کو معاف کر۔

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ شب قدر میں جبرائیل آمین فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ اترتے ہیں اور اللہ کے جو بندے کھڑے یا بیٹھے عبادت یا ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں ان کے واسطے یہ سب فرشتے خیر و رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کیا کرو۔

حضرت عبادہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ اس لئے باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کی اطلاع

باقی ص ۲۴ پر

ولقد زینا السماء الدنیا بمصابیح

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے

ستارا جیولرز

آسمانوں کی زینت ستارے
خواتین کی زینت زیورات

صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر ۲
فون نمبر : ۲۳۵۰۸۰

کامیاب ترین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

از: ڈاکٹر محمد آصف قدوائی

ھوالذی ایپلسٹ بنچ میکلا: پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وسلم) تمام پیغمبروں اور دینی رہنماؤں میں سب سے زیادہ کامیاب رہے۔

نبوت کا فریضہ دنیا کا سب سے مشکل فریضہ ہے۔ خدا کی شان کہ اس نے اس مشکل ترین کام میں سب سے زیادہ کامیابی اپنے اس بندے کو عطا کی جس کے پاس بظاہر کامیابی کے وسائل سب سے کم تھے۔

حضرت موسیٰؑ عیش و عشرت کے گہوارہ میں پلے تھے حضرت عیسیٰؑ کی قوم اپنے عہد کی سب سے زیادہ مہذب اور ترقی یافتہ قوم تھی۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات برعکس تھے۔ پیدا ہوئے تو یتیم۔ لڑکپن بکریاں چراتے گزرا۔ جو ہوئے پر فکر معاش ایسی دامن گیر ہوئی کہ ایک دن بھی اطمینان سے بیٹھنے کو نہ ملا۔

لکھنے پڑھنے سے قطعاً ناواقف رہے۔ قوم ایسی ملی جو اپنی گمراہی کو ہی عین آگاہی سمجھتی تھی۔ پھر بھی آپ نے اللہ کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچانے میں وہ شاندار کامیابی حاصل کی جو آج تک اپنی آپ مثال ہے۔

حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو فرمانروایان مصر کے ظلم سے نجات دلائی۔ آزادی اور عزت کی زندگی میسر کرائی۔ اس کے بدلہ میں بنی اسرائیل نے ان کے ساتھ احسان فراموشی کی انتہا کر دی اور غزوہ کے موقع پر یہ کہہ کر صاف الگ ہو گئے کہ تم اور تمہارا خدا جاؤ اور لڑو۔ ہم یہیں رہیں گے حضرت عیسیٰؑ کے قریبی اعزہ تک نے ان کی بات نہ سنی خود ان کے عزیزوں نے ان کی نبوت کی تردید کی اور ان کے خون کے پیاسے ہو گئے حضرت عیسیٰؑ افسوس کے ساتھ فرمایا کرتے تھے کہ "یہ بات نہیں ہے کہ نبی کا احترام نہیں ہوتا۔ البتہ اس کے گھر اور اس کے ملک میں اس کی عزت نہیں ہوتی" ان کی تشریف بری کے وقت ان کا کل سرمایہ حیات گنتی کے چند پیرو تھے جن میں زیادہ تر دھوبی اور اسی قسم کے پسماندہ اور نا تعلیم یافتہ لوگ تھے اور ایک حضرت عیسیٰؑ پر کیا موقوف حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی نبی کو اس کی زندگی میں اپنی کوششیں پوری طرح بارآور ہوتے دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ اگر کسی نبی کے گلستان آرزو میں بہار آئی بھی تو اس کی آنکھیں بند ہو چکنے کے بعد یہ مژدۂ جانفزا صرف حضور ہی کے مقدر میں تھا۔

جاء الحق وزھق الباطل ط ان الباطل کان زھوقاہ۔ (بنی اسرائیل ۸۱)

حق آگیا اور باطل چلا گیا، باطل تو جانے ہی والا تھا۔ اور یہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو نصیب ہوئی کہ آپ نے لوگوں کے دین حق میں فوج در فوج داخل ہونے کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

اذا جاء نصر اللہ والفتح ٥ ورأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا ٥ (النصر ۱-۲)

جب آجائے خدا کی نصرت اور تم دیکھو کہ لوگ فوج در فوج خدا کے دین میں داخل ہو رہے ہیں۔

عرب کی سرزمین پر انقلاب کس حیرت انگیز تیزی سے آیا اور کس طرح دیکھتے ہی دیکھتے سارے جزیرہ نما پر حق کا نور سیلاب کی طرح پھیل گیا؟ اس کا حال ڈاکٹر محمد حمید اللہ سے سنئے۔

سنہ ۱ھ میں شہر مدینہ کے چند محلے اسلامی مملکت کہلانے لگے تو اس میں دس سال تک اوسطاً روزانہ ۲۷۴ مربع میل کی بے نظیر ساعت سے اضافہ ہوتا رہا اور جب سنہ ۱۱ھ میں نبی اکرم ﷺ نے اس دنیاوی زندگی سے علیحدگی اختیار فرمائی تو پورے دس لاکھ مربع میل یعنی تقریباً پورے ہندوستان کے برابر کا علاقہ مسلمانوں کی اقالیم میں آچکا تھا۔ اور ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو پندرہ سال بھی نہیں گزرے تھے کہ احکام اسلام پر عمل کرنے کے باعث مسلمان ایشیا یورپ اور افریقہ کے تین براعظموں پر چھا گئے اور یہ حضرت عثمانؓ کا زمانہ تھا کہ جب ایک طرف مسلمانوں نے اسپین میں قدم جمائے اور دوسری طرف قسطنطنیہ کا محاصرہ کر لیا۔

عرب جیسی جاہل بے مایہ اور صحرا نورد قوم یکایک دنیا کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ وہ غریب مویشی چرانے والے لوگ جو ابتدائے آفرینش سے گمنامی کی حالت میں ریگستانوں میں مارے مارے پھرتے تھے۔ ان میں ایک ہیرو پیغمبر بھیجا

دو کان جیسے سونے کی کان

عزیز جیولرز جس کا نام

جہاں پر عمدہ اور جدید ڈیزائن کے زیورات دستیاب ہیں۔

تشریف لا کر خدمت کا موقع دیں

حسین سینٹر زیب النساء اسٹریٹ صدر کراچی

فون نمبر: ۵۲۵۵۲۵

کیا جو اپنے ساتھ ایسا پیغام لایا جس پر وہ یقین کر سکتے تھے۔ اور دیکھو! جنہیں کوئی توجہ نہ دیتا تھا وہ عالمگیر توجہ کے حقدار ہو گئے جو حقیر و کمتر تھے وہ دنیا کی نظروں میں معزز و ممتاز بن گئے اور ایک ہی صدی کے اندر عرب اگر اس طرف غرناطہ پر تھا تو اس طرف دہلی پر! اور ایک طویل عرصہ تک عربستان دنیا کے طویل حصہ پر چمکتا رہا۔

اس بے مثال محیر العقول مروج کا سرچشمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دلکش اور دلنواز شخصیت تھی آپ کی حیرت انگیز شخصی کشش اور آپ کے اصولوں کی ہمہ گیر صداقت نے ہر گوشہ اور ہر طبقہ کو اپنی طرف کھینچ لیا تھا اور چاروں طرف عقیدت کے بے مثال جذبات پیدا کر دیے تھے، یہ آپ کی اعلیٰ شخصی صفات عزم کی صلابت اور پرخلوص شفقت کا اثر تھا کہ آپ کی قوم آپ کے ابرو کی جنبش پر نثار ہونے کو ہر وقت تیار رہی ہے۔

آپ کی آواز پر آپ کی امت کا ضمیر وجد کرتا تھا آپ کے ارشادات کسی مطلق العنان صاحب کشور و نگیں کے احکام نہ تھے، جاہ و جلال اور طاقت و ثروت کے مظاہر عوام کے قلوب میں اکثر انقیاد و مرعوبیت پیدا کر دیتے ہیں لیکن آپ کو نمود و نمائش سے فطری نفرت تھی، آپ نے کبھی آپ پاس شان و شوکت کے لوازم جمع نہ ہونے دیے تواضع و انکساری اور عاجزی و خاکساری آپ کی پسندیدہ اخلاقی صفات تھیں آپ اپنی بندگی اور بے مائیگی کا ہر نفس اقرار و اعلان فرماتے رہتے تھے۔ انبیاء کی عبدیت آپ کے آگے ہوئے دین کا بنیادی عقیدہ تھی، آپ بے تکلف فرما دیا کرتے تھے کہ میں تو ایک آدمی ہوں جب دین کا کوئی حکم دوں تو اسے قبول کرو اور جب امور دنیا میں کوئی مشورہ دوں تو میں محض ایک آدمی ہوں، میں خدا یا فرشتہ نہیں کہوں گا اور یہ بھی کہ میری شان میں مبالغہ کرو جیسا کہ یہود اور النصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کی شان میں کیا ہے اس سب کے باوجود آپ کی قوم کی وفا شعاری و جاں نثاری کا یہ عالم تھا کہ بڑے بڑے شاہی درباروں کے نمائندے دیکھتے تھے اور حیرت کرتے تھے۔

آج آپ کے عہد کو تیرہ سو برس گزر چکے ہیں آپ کے غلاموں کی تعداد اب ۷۰ کروڑ سے اوپر ہے اور وہ دنیا کے تمام گوشوں میں پھیلے ہوئے ہیں، عام روحانی اور اخلاقی انحطاط کا ان پر بھی اثر پڑا ہے اور وہ دین قیم کی صاف سیدھی اور روشن راہ سے بھٹک گئے ہیں، لیکن اب بھی وہ اپنے آقا اور رسول کے نام و ناموس کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی کو حقیر سمجھتے ہیں، اور حبیب آپ کا نام سنتے ہیں تو ادب سے آنکھیں نیچی کر لیتے ہیں اور درود و سلام بھیجنے لگتے ہیں۔

جیسا کہ اب سے تیس برس پہلے ایک برطانوی اخبار میں شائع ہوا تھا "اگر کسی مرد عظیم کے بلند پایہ پیغام کے جانچنے کا پیمانہ تقدیس و تعظیم کے وہ جذبات ہیں جو اس کے الفاظ ان لوگوں میں پیدا کرتے ہیں جو ان کی آسمانی نوعیت پر یقین رکھتے ہیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شمار عظیم ترین ہستیوں میں یقیناً ہونا چاہیے۔"

یہودیوں کا انجام کیا ہوگا

از: حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب ؒ

حضرت مسیح علیہ السلام کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی قسم کی ظاہری و باطنی مخصوص مناسبتیں ہیں، جو دوسرے انبیاء علیہم السلام میں نہیں پائی جاتیں۔ اخلاق و کمال میں مناسبت، مقامات میں تناسب، مدارج میں تشابہ، خاتمیت میں توافق، زمانہ کا قرب، دونوں کی امتوں میں تشابہ، دونوں امتوں کے نظام میں یکرنگی اور یہ وہ امور ہیں کہ بالآخر ان کے ہونے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ختم نبوت کے ساتھ... مناسبت ثابت ہو جاتے ہیں۔ پھر ان سے زیادہ کون مستحق تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بحیثیت ولی عہد آپ کی طرف سے آپ کے مخصوص دشمن دجال اعظم کی گوشمالی کرے۔ ادھر دجال کے ساتھ انہیں تقابل و تضاد کی وہ نسبت حاصل ہے کہ ظاہر و باطن، اخلاق و خصائل اور آثار و احوال میں ہر ایک ہی ایک دوسرے کی حقیقی ضد ثابت ہوتے ہیں۔ مثلاً دجال کا تمثیلی لقب اگر مسیح ضلالت ہے تو ان کا مسیح ہدایت یا مثلاً اگر دجال بغوائے حدیث تمیم داری پہلے سے پیدا کر کے خروج کے لئے محفوظ و مخفی کر دیا گیا ہے تاکہ اس کا آئینہ ضلال پورا کھل جائے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی پہلے سے پیدا کر کے نزول کے لئے محفوظ و مخفی کر دیا گیا ہے تاکہ وقت پر ان کا ظہور ہو اور ان کا آیت ہدایت ہونا خوب نمایاں ہو۔ پھر جیسے کہ دجال کی پیدائش بغیر خرق عادت طریق پر کی گئی ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ کی پیدائش بھی بطور خرق عادت بلا باپ کے ہاتھ عمل میں لائی گئی۔ نیز دجال کو شیاطین کی خصلتوں کا مظہر ہونے کے سبب انہی سے مناسبت ہے اور شیاطین کی تخت گاہ سمندر ہے اسی لئے شیطان روزانہ اپنا تخت سمندر پر بچھاتا ہے۔ اس لئے دجال کو سمندر ہی کے ایک ٹاپو میں قید رکھا گیا ہے تاکہ تخت گاہ شیطان اور خود شیاطین سے اسے قرب رہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بوجہ غلبہ ملکیت ملائکہ سے ہی مناسبت ہو سکتی ہے حالانکہ وہ رحم مادر میں بھی نفخہ جبرئیلی سے ہی بنائے گئے۔ اس لئے انہیں تخت گاہ ملائکہ یعنی آسمانوں پر محفوظ رکھا گیا تاکہ ملائکہ سے انہیں قرب رہے گویا ایک مسیح کا مستقر فضا و خلاء سے گزر کر آسمانوں کے پردے قرار پائے تو اس کی ضد دوسرے مسیح کا مستقر زمین سے بھی گزر کر سطح سمندر قرار پائی ایک فوق بر فوق ہے اور تحت در تحت ایک مسیح ثریا سے بھی اوپر ہے اور ایک ثریٰ سے بھی نیچے۔ ایک جنت کی بنیاد وہاں ہے اور ایک جہنم کی اساس پر اسی لئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں بڑی شد و مد کے ساتھ اس خاتم الدجالین سے ڈرایا ہے۔ وہیں اسی زور و شور سے حضرت خاتم المجددین عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی خوشخبری لا دے کر یہ تسلی بھی دلا دی ہے کہ وہ ہی اس کے قاتل ہوں گے۔

وہ یہودی قوم جس نے نہ تو نبی کا پیرایہ اور نہ تحریری ذہنیت کے ماتحت نہ صورت پسندی کا ہی کا ذوق پیدا کیا۔ نہ حقیقت روحانی کا اور دنیا کی دوڑ میں بڑھتی ہوئی اقوام مسلم و مسیحی دونوں میں سے نہ لے عیسائی اقوام کی مادی ترقیات سے کوئی لگاؤ ہوا اور نہ مسلم اقوام کی روحانی ترقیات سے کوئی وابستگی رہی تھی اس نے

باقی صفحہ ۲۴ پر

انسان اور قرآن پاک ـــــ ایک مکالمہ

قرآن پاک کی کہانی خود اس کی زبانی

ھٰذَا کِتٰبُنَا یَنْطِقُ عَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ ۔ یہ ہماری کتاب ہے سچ بولتی ہے تم پر حجت ہے۔

از: مولانا الحکیم عبد الشکور صاحب مرزا پوری

انسان:۔ خدا سنتا دیکھتا ہے یا بہرا اندھا ہے؟

قرآن:۔ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ (پ۱۷ حج) بے شک خدا سننے والا بڑا دیکھنے والا ہے۔

انسان:۔ کیا خدا کے آنکھ کان ہیں جس سے دیکھتا سنتا ہے؟

قرآن:۔ (۱) اَفَمَنْ یَّخْلُقُ کَمَنْ لَّا یَخْلُقُ اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ (پ۱۴ نحل) کیا جو پیدا کرتا ہے وہ پیدا نہ کر سکنے والے جیسا ہو سکتا ہے ہرگز نہیں، کیا تم اتنا بھی نہیں سمجھتے۔

(۲) لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (پ۲۵ شوریٰ) کوئی چیز اس کی مثل نہیں وہ بے مثل و بے نظیر ہے۔

یہ بھی ایک شان یکتائی کا ہے بین ثبوت
ایک کی صورت جہاں میں ایک سے ملتی نہیں

انسان:۔ وہ محتاج ہے یا غنی؟

قرآن:۔ (۱) اَللّٰہُ الصَّمَدُ (پ۳۰ اخلاص) اللہ بے نیاز ہے۔

(۲) اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ (پ۲۰ العنکبوت) بے شک خدا عالم سے کسی کا محتاج نہیں۔

(۳) وَاللّٰہُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ (پ۲۶ محمد) خدا کسی کا محتاج نہیں اور تم سب اس کے محتاج ہو۔

انسان:۔ خدا دانا ہے یا نادان؟

قرآن:۔ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا (پ۵ نساء) خدا بڑا زبردست بڑا حکمت والا ہے۔

انسان:۔ اس کی کوئی اولاد ہے؟

قرآن:۔ لَمْ یَلِدْ (پ۳۰ اخلاص) اس کی کوئی اولاد نہیں۔

انسان:۔ اس کے برابر کوئی ہے؟

قرآن:۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (پ۳۰ اخلاص) اس کے برابر کوئی نہیں۔

انسان:۔ اس کا کوئی شریک ہے؟

قرآن:۔ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ (پ۱۵ بنی اسرائیل) اس کی حکومت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

انسان:۔ اس سے بڑا نہیں اس کے برابر نہیں اس کا شریک نہیں تو کیا اس سے چھوٹا بھی کوئی خدا نہیں؟

قرآن:۔ (۱) مَا کَانَ مَعَہٗ مِنْ اِلٰہٍ اِذًا لَّذَھَبَ کُلُّ اِلٰہٍۢ بِمَا خَلَقَ وَلَعَلَا بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ (پ۱۸ مومنون) اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی خدا نہیں اگر ایسا ہوتا تو ہر خدا اپنی مخلوق کو جدا کر لیتا اور ایک دوسرے پر چڑھائی کرتا۔

(۲) لَوْ کَانَ فِیْھِمَآ اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (پ۱۷ انبیاء) اگر آسمان و زمین (ایک) اللہ کے سوا اور کوئی معبود ہوتا تو آسمان و زمین دونوں درہم برہم ہو جاتے۔

ہے ثنا کہ دو جہاں میں ہے ذات اللہ ایک
دو آنکھ جس طرح کہ ہو اس میں نگاہ ایک

انسان:۔ خدا نے کیا بنایا ہے؟

قرآن:۔ (۱) اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ (پ۲۴ زمر) خدا ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

(۲) خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ (پ۱۸ فرقان) خدا ہی نے ہر چیز پیدا کی ہے۔

انسان:۔ قرآن صادق ہے یا کاذب؟

قرآن:۔ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا (پ۵ نساء) خدا سے زیادہ کس کا قول سچا ہوگا۔

(۲) وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا (پ۵ نساء) خدا کا وعدہ سچا ہی ہوتا ہے۔

(۳) اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ (پ۱۳ رعد) بے شک خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

انسان:۔ خدا باقی ہے یا فانی؟

قرآن:۔ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ (پ۲۰ قصص) خدا کی ذات کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

انسان:۔ جب خدا قدیم (ازلی) اور یہ عالم حادث (مخلوق) ہے تو ظاہر ہے کہ پیدائش عالم سے پہلے صرف خدا تھا اور کچھ نہ تھا پھر اس نے عالم کو کس چیز سے پیدا کیا؟

زیر تعمیر
جامع مسجد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
اہلسنت والجماعت حنفی دیوبندی
حضرت مولانا محمد اسحٰق قادری مدظلہ العالی

ایک بندۂ خدا نے مسجد کی تعمیر کے لئے انجمن خدام الاسلام (جامعہ حنفیہ قادریہ) کے نام ایک پلاٹ وقف کیا ہے۔ اس آبادی اور ملحقہ قریبی آبادیوں میں مسلک کی دوسری کوئی مسجد نہیں۔ اس کی تعمیر شروع کر دی گئی ہے۔ موقع دیکھ کر اس تعمیری کام کو کوئی صاحب حیثیت مسلمان اپنے لئے یا اپنے کسی عزیز کے لئے صدقہ جاریہ کے طور پر مکمل کرا دیں تاکہ رمضان المبارک میں نماز تراویح اور خطبہ جمعۃ المبارک کا اجرا کیا جا سکے۔ جامعہ حنفیہ قادریہ اپنے علاقہ میں عرصہ سے دینی تدریسی خدمات انجام دے رہا ہے۔ جس میں اس وقت ڈیڑھ سو طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں سے ۶۰ طلبہ بیرونی ہیں جن کی جملہ ضروریات مثلاً رہائش خوراک، علاج معالجہ وغیرہ بذمہ جامعہ ہیں۔ آٹھ اساتذہ کرام تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ جامعہ کا سالانہ خرچ تقریباً ۲۴۰،۰۰۰ دو لاکھ چالیس ہزار روپے ہے۔ طلبہ کے لئے رہائشی کمروں کی اشد ضرورت ہے۔ احباب سے اپیل ہے کہ زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرانہ اور عطیات سے جامعہ کی بھرپور امداد فرمائیں۔

ترسیل زر و رابطہ کے لئے: اکاؤنٹ 870 مسلم کمرشل بینک باغبانپورہ

قاری جمیل الرحمٰن اختر فاضل وفاق المدارس العربیہ، ناظم اعلیٰ جامعہ حنفیہ قادریہ 285-جی ٹی روڈ، باغبانپورہ، لاہور، پاکستان

قرآن :- اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (پ مریم) خدا جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو بس (اپنے علم میں اس معلوم) سے کہتا ہے کہ ہو جا پس وہ چیز خارج میں ہو جاتی ہے (یعنی خدا محض اپنی قوت ارادی سے نیست کو ہست کرتا ہے)

انسان :- خدا کہاں رہتا ہے؟

قرآن :- وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (پ البقرہ) پورب اور پچھم سب خدا ہی کا ہے۔ لہٰذا تم جدھر (بھی) منہ پھیرو خدا کی ذات وہاں موجود ہے۔

انسان :- اللہ حاکم اور ما سوا اللہ بلا شرکت غیرے اسی کے زیر حکومت ہے جس کے لئے جزا و سزا دینے اور گناہ پر رحم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو کیا خدا میں یہ صفات بھی ہیں؟

قرآن :- (۱) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (پ فاتحہ) خدا ہی انصاف کے دن کا مالک ہے۔

(۲) خدا فرماتا ہے اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ (پ حجر) بیشک میں بڑی بخشش کرنے والا رحم کرنے والا ہوں اور میری سزا بھی دردناک سزا ہے۔

انسان :- قصور پر ندامت سے معافی چاہنے پر درگذر کرنا حاکم کی شان ہے، کیا خدا بھی معاف کرتا ہے؟

قرآن :- اِنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ (پ توبہ) بیشک اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اسی نے خدا کی طرف سے اسی کو خوب کہا ہے۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نا امیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

انسان :- خدا میں اور کیا کیا خوبیاں ہیں؟

قرآن :- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (پ فاتحہ) کل خوبیاں اللہ ہی کے لئے ہیں جو سارے جہان کے پالنے والے ہیں۔

انسان :- اس میں کوئی عیب بھی ہے؟

قرآن :- سُبْحٰنَ اللّٰهِ (پ یوسف) خدا ہر قسم کے عیب سے پاک ہے اس میں کوئی عیب نہیں۔

انسان :- آپ کا بھیجنے والا تو بڑی شان کا ہے۔

قرآن :- تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ (پ فرقان) خدا کی بڑی شان ہے جس نے فرقان (قرآن) نازل کیا (بھیجا ہے)

انسان :- آپ تنہا تشریف لائے یا کسی کے ہمراہ؟

قرآن :- وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا (پ شوریٰ) خدا کسی بشر سے کلام نہیں کرتا مگر بذریعہ وحی کے یا پس پردہ یا فرشتہ بھیج کر۔

انسان :- آپ ان تین طریقوں میں سے کس طریقہ پر آئے؟

قرآن :- اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ (پ حاقہ) بیشک یہ قرآن بھیجے ہوئے فرشتے کے (قول کے) ذریعہ سے آیا ہے۔

انسان :- فرشتے کون ہیں؟

قرآن :- عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (پ زخرف) خدا کے بندے ہیں۔

انسان :- وہ کیا کرتے ہیں؟

قرآن :- (۱) وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ (الی قولہ) وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ يَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ (پ نحل) فرشتے اللہ کی بندگی کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے، پروردگار سے جوان سے بالادست ہے، ڈرتے رہتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو حکم دیا جاتا ہے۔

(۲) يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ (پ شوریٰ) وہ اپنے پروردگار کی تسبیح و تحمید کرتے اور اہل زمین کے لئے خدا سے مغفرت طلب کیا کرتے ہیں۔

انسان :- فرشتے بھی اچھی مخلوق ہیں؟

قرآن :- عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ (پ انبیاء) بڑے معزز بندے ہیں۔

انسان :- فرشتہ کو آپ سے کیا تعلق جو وہ ساتھ آیا؟

قرآن :- اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ (پ حج) خدا ہی منتخب فرماتا ہے جس کو چاہتا ہے، فرشتوں اور انسانوں میں پیغام پہنچانے کے لئے اگر فرشتہ اس رسول تک جو انسانوں میں سے ہے اور وہ دیگر لوگوں تک حکم پہونچائے۔

انسان :- آپ کے ساتھ ان فرشتوں میں سے کون فرشتہ آیا؟

قرآن :- رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (پ حاقہ) بڑا بزرگ فرشتہ۔

انسان :- ان کا کیا نام ہے؟

قرآن :- جِبْرِيْلَ (پ بقرہ) جبریل نام ہے۔

انسان :- جبریل کا کیا لقب ہے؟

قرآن :- (۱) نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ (پ نحل) قرآن کو تیرے پروردگار کی طرف سے روح القدس لائے ہیں۔

(۲) نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ (پ شعراء) قرآن کو روح الامین لائے ہیں۔

انسان :- معلوم ہوا کہ فرشتوں میں سے جبریل رسول ہیں اور قدس (پاک) امین (امانتدار) بھی ہیں۔

قرآن :- جی ہاں، ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ (پ تکویر) وہ صاحب طاقت ہیں مالک عرش کے نزدیک ان کے بڑے مرتبے ہیں، فرشتے ان کا کہنا مانتے ہیں خدا کے بڑے امین ہیں۔

انسان :- جبرئیل کہاں رہتے ہیں؟

قرآن :- عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى (پ نجم) سدرۃ المنتہیٰ کے پاس رہتے ہیں (اور) اس کے قریب (ہی) جنت الماویٰ ہے۔

باقی آئندہ

زکوٰۃ وصدقات کا بہترین مصرف
مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ (شجاع آباد)
زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا عبد الحق صاحب بہاولی نقشبندی مدظلہ شجاع آباد
مدرسہ ھذا ایک پسماندہ علاقہ میں واقع ہے جس میں ایک سو طلباء و طالبات دو مستند اور محنتی اساتذہ کرام کی نگرانی میں زیور تعلیم قرآنی سے آراستہ و پیراستہ ہو رہے ہیں مدرسہ کے سالانہ مصارف پچاس ھزار روپے سے زائد ہیں مدرسہ ھذا مقروض بھی ہے۔ نیز مدرسہ میں مسجد نہ ہونے کی وجہ سے درسگاہ میں نماز باجماعت ہو رہی ہے۔ مسجد کی تعمیر اور زمین کے خرچ کے لئے پچاس ھزار روپے کی فی الفور ضرورت ہے۔ لہٰذا اصحاب خیر سے استدعا ہے کہ رمضان المبارک کے پرکیف لمحات میں مسجد کی تعمیر کے لئے عطیات اور مہمانان رسول کے لئے زکوٰۃ و صدقات سے اعانت فرما کر جنت میں گھر بنائیں۔
منجانب: مولانا محمد قاسم رحمانی ناظم اعلیٰ مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد ڈاکخانہ بستی ٹھوٹوں تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان

حاصل مطالعہ

اہل اللہ کے حکمت سے بھرپور، نصیحت آموز اور عبرت انگیز واقعات

حافظ خلیل احمد قیصر
کروڑ لعل عیسن

ایک اور خواب

اسی طرح دارالعلوم دیوبند میں ایک شخص آیا اور شعبدہ وغیرہ دکھلانا شروع کیا۔ اس کی شکل بالکل روحانیت تھی بہت سے طلباء اس کی طرف مائل ہونے لگے ایک فتنے کی صورت پیدا ہوگئی مگر ظاہری صورت دیکھ کر کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا اس زمانہ میں میں نے خواب دیکھا کہ ایک مسجد ہے جو گول ہے اور ایک گنبد بھی ہے۔ نیچے مسجد ہے میں اس مسجد میں کھڑا ہوا ہوں اتنے میں وہ صاحب جس کی طرف لوگ جھک رہے تھے ایک طرف سے جبہ قبہ پہن کر نکلے اور سر پر عمامہ اس انداز کا تھا کہ معلوم ہوتا کہ کوئی بڑے شیخ ہیں انکو دیکھ کر میں اس طرف جھکنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ اتنے میں دیکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور جوش سے فرمایا ہٹ جاؤ اور یہ شعر پڑھا

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
تا بہر دستے نہ باید داد دست

یعنی بہت سے ابلیس انسانوں کی صورت میں ہوتے ہیں اس لیئے ہر شخص کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہیں دینا چاہیئے۔

بنی اسرائیل کے ایک عابد کی عبرت ناک حکایت

شیخ جلال الدین سیوطیؒ نے ایک روایت نقل کی ہے یہ روایت کتاب الآخرت میں لکھی ہے یہ فضل کے بارے میں ہے کہ امم سابقہ میں ایک شخص بہت ہی بڑا عبادت گزار زاہد اور عابد تھا۔ سارے کام چھوڑ کر ہر وقت عبادت میں لگا رہتا تھا لیکن بیوی بچوں کا سلسلہ بھی سامنے تھا اس کی خواہش ہوئی کہ ان تمام جھگڑوں کو چھوڑ کر ہر وقت عبادت میں مشغول رہے اس نے بیوی کو الگ کیا کہ ساری جائیداد دے دی اور سمندر کے وسط میں ایک ٹیلہ تھا وہاں پر آ کر کٹیا ڈال دی اور ہمہ وقت عبادت میں مشغول ہو گیا۔

حق تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اسی کٹیا کے سمندر سے ایک میٹھا چشمہ جاری کر دیا۔ ایک نالی سے ٹھنڈا پانی نکلنے لگا اور ایک انار کا درخت اگا دیا اس عابد کا کام یہ تھا کہ روزانہ ایک انار کھا لیتا اور ایک کٹورا پانی پی لیتا اور عبادت میں مشغول ہو جاتا۔ یعنی رات و دن عبادت ہی میں مشغول رہتا۔ اسی طرح اس نے پانچ سو برس خالص و مخلص عبادت کی۔ جب اس کے انتقال کا وقت آیا تو اس نے حق تعالیٰ سے عرض کیا کہ مجھے سجدے کی حالت میں وفات دیجئے تاکہ میں عبادت ہی میں ختم ہو جاؤں اور یہ بھی درخواست کی کہ میرے بدن کو آپ قیامت تک سجدے کی حالت میں محفوظ رکھیں تاکہ میں قیامت کے دن صورتاً بھی سجدہ گزار اٹھوں اللہ تعالیٰ نے ان کی دونوں درخواستوں کو منظور فرمایا ان کی وفات ہوئی۔ اور اسی حالت میں بدن کو محفوظ فرمایا۔

مورخین ارشاد فرماتے ہیں کہ اب بھی وہ محفوظ ہے لیکن وہاں پر اللہ تعالیٰ نے ایسے گنجان درخت اگا دیئے ہیں کہ لوگ ہیبت زدہ ہیں وہاں پر جاتے نہیں۔ بہر حال انتقال کے بعد اسی حالت میں حق تعالیٰ کے سامنے اس کی پیشی ہوئی یا قیامت کے دن ہوگی۔

حدیث دونوں کلموں کو عام ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ بندہ میں نے اپنے فضل و کرم سے تجھے بخشدیا اور مقام کرم عنایت کیا تو جنت میں جا۔

اس عابد کے دل میں ایک وسوسہ گزرنے لگا کہ پانچ سو برس ہم نے خالص عبادت کی مگر اب بھی اپنے فضل ہی سے بخش رہے ہیں کم سے کم دلداری کے لیے یہی فرما دیتے کہ ہم نے تیری عبادت کے بدلے میں جنت دی تو میں خوش ہو جاتا کہ محنت ٹھکانے لگی۔ اب اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے عبادت ہی نہیں کی۔ صرف فضل ہی سے بخشا گیا یہ وسوسہ عابد کے دل میں آیا۔ اللہ تعالیٰ تو علیم بذات الصدور ہیں۔

یعنی لوگوں کے دلوں کی کھٹک کو بھی جانتے ہیں۔

ملائکہ سے فرمائیں گے اس کو دوزخ میں ڈالنا نہیں ہے البتہ لے جاؤ آتی دور اس کو کھڑا کرو کہ جہنم کا پانچ سو برس کا راستہ وہاں سے ہو۔ ملائکہ اس کو اس جگہ پر لے گئے جب وہ اس مقام پر پہنچا تو جہنم سے ایک لپٹ آئی اور ایک دم سر سے پیر تک خشک ہو گیا اور اس نے پیاس پیاس چلانا شروع کیا تو غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا اس میں ٹھنڈے پانی کا کٹورا تھا۔ عابد نے عرض کیا کہ یہ مجھے دیدو تو آواز آئی کہ یہ پانی قیمت سے ملے گا۔ عابد نے کہا کہ اس کی قیمت کیا ہے تو کہا گیا کہ جس نے پانچ سو برس خالص عبادت کی ہو اگر وہ اس کے بدلے میں لینا چاہے تو لے سکتا ہے عابد نے کہا کہ وہ میرے پاس ہے لے لو۔ اس کو پانی کا کٹورا دیدیا وہ پیا اور جان میں جان آئی پھر حق تعالیٰ کا حکم ہوا کہ اس کو واپس لاؤ۔ فرشتے واپس لے گئے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بندے تیری پانچ سو برس کی عبادت کے صلے سے ہم ادا ہو گئے۔ اور وہ تیرا ہی تجویز کردہ تھا کہ پانچ سو برس کی عبادت کے بدلے خوشی سے ایک کٹورا پانی پر راضی ہو گیا۔ اور وہ دیدیا گیا۔ اب معاملہ برابر سرابر ہو گیا۔ اب حساب دے تو کتنی عبادت دنیا سے لے کر آیا ہے جو تجھے روزانہ ایک انار دیتے تھے۔ اس کے ہر دانے کا حساب دو اس کے بدلے میں کتنی عبادت لے کر آئے ہو اور پانی کہ لاکھوں پیالے تم نے پیا ہے ایک ایک قطرہ کا حساب دے کر اس کے بدلے میں کیا عبادت کر کے لائے ہو اور ہم نے جو آنکھوں میں نور نگاہ بخشا تھا۔ اس کا ایک ایک تار تھا کہ تو اس سے دنیا کی چیزوں کو دیکھتا تھا اس کے ہر تار کا حساب دے کہ اس کے بدلے میں کیا عبادت کر کے لایا ہے اور ہم اور ہم نے جو سانس کی نعمت دی تھی جس سے تو زندگی گزار رہا تھا ہر ہر سانس کا حساب دے اس کے بدلے میں کیا عبادت کر کے لایا ہے۔

یہ سنکر عابد تھرا گیا اور عرض کیا کہ اے اللہ! بیشک آپ کے فضل ہی سے نجات ہے کسی کے عمل سے نہیں پھر وہ اس مقام پر پہنچے جس مقام پر پہنچنا تھا۔

سینما۔ تھیٹر۔ ٹیلی ویژن۔ وی سی آر

مضر اسباب اور بھیانک نتائج

یہود کے منصوبے میں یہ سازش شامل ہے کہ غیر یہودی انسانی معاشرہ سے اخلاق کی دھجیاں بکھیر دی جائیں

ذیل کے مضمون میں ٹی وی کے اچھے پروگرام دیکھنے کو درست قرار دیا گیا ہے۔ علماء کرام نے ٹی وی دیکھنے کو ہر حال میں حرام قرار دیا ہے۔ خواہ اچھے پروگرام ہوں یا برے پروگرام ——— بہر حال مضمون نگار کا یہ نظریہ درست نہیں، باقی مضمون بہت مفید ہے۔

اطلاعات ونشریات کے جدید وسائل مثلاً ریڈیو، ٹیلی ویژن، ٹیپ ریکارڈ اور سینما وغیرہ اس زمانے کے وہ ترقی یافتہ آلات جدید ہیں، جہاں تک انسانی عقل کی رسائی ہوسکتی ہے بلکہ یہ بیسویں صدی کی مادی ترقی کا سب سے بڑی پیداوار ہیں۔ یہ چیزیں **درحقیقت** دو دھاری تلوار ہیں جو اچھائی وخیر اور برائی وشر دونوں کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ ان ایجادات کو اگر خیر وبھلائی اور علم کی نشر واشاعت، اسلامی عقیدہ کی پختگی اور اچھے اخلاق جاگزیں کرنے اور موجودہ معاشرے کو اپنے اکابرین واسلاف کے ساتھ مربوط کرنے اور امت کی ان چیزوں کی طرف رہنمائی کے لئے استعمال کیا جائے جو اس کے دین ودنیا کی کامیابی کا ذریعہ ہوں تو پھر اس میں کوئی بھی آدمی اختلاف نہیں کرے گا کہ ان کا رکھنا، ان کا استعمال کرنا اور دیکھنا جائز ہو لیکن اگر ان چیزوں کو فساد وانحراف کے رواج کرنے اور آزادی اور بداخلاقی وبے راہ روی کے پھیلانے اور موجودہ معاشرے کو اسلامی راستے کی بجائے کسی اور راستہ کی طرف چلانے کے لئے استعمال کیا جائے تو پھر کسی بھی عقل وہوش کے مالک اور منصف شخص کو جو اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو ان کے استعمال کے حرام ہونے ان کے رکھنے کے گناہ ہونے اور سننے کو باعث مواخذہ ہونے میں ذرا بھی شک نہ ہوگا اگر ہم ٹیلی ویژن کے ان پروگراموں کا جائزہ لیں جو ہمارے ہاں عام طور سے دکھائے جاتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ اس کے اکثر پروگرام عزت وشرافت کا جنازہ نکالنے والے اور بیہودگی اور آوارگی وزناکاری کی طرف دعوت دینے والے اور اباحیت وبے راہ روی اور معاشرتی خرابیوں کی طرف دھکیلنے والے ہیں اور ٹیلی ویژن پر ایسے پروگرام بہت ہی کم دکھائے جاتے ہیں جن کا مقصد علم ہو اور جو اچھائی وخیر کی طرف متوجہ کرنے والے ہوں اور قوم کو دین ودنیا کے لحاظ سے فائدہ پہنچانے والے ہوں۔

تمام بحث کے بعد نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ٹیلی ویژن کا رکھنا اس کا دیکھنا اور اس کے موجودہ پروگراموں کا دیکھنا قطعاً حرام وناجائز اور سب سے بڑا گناہ ہے۔

اپیل

کراچی کے پسماندہ علاقہ شیر شاہ میں جامعہ عثمانیہ گزشتہ گیارہ سالوں سے قائم ہے۔ جامعہ میں اس وقت تین سو (۳۰۰) طلبہ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جس کی جملہ ضروریات جامعہ کے ذمہ ہے جامعہ کے اخراجات سالانہ تقریباً پانچ (5) لاکھ روپے ہیں۔ جامعہ اس وقت ڈھائی لاکھ روپے کا مقروض ہے۔

مخیر حضرات سے مالی تعاون کی درخواست ہے۔ زکوٰۃ، صدقات، عطیات، فطرانہ سے امداد فرمائیں۔

قاری محمد عثمان ناظم اعلیٰ جامعہ عثمانیہ
سی بلاک مہاجر روڈ گلی نمبر 67 شیر شاہ
کالونی کراچی فون ۲۹۸۸۰۳
جامعہ کا اکاؤنٹ 722 یو بی ایل شیر شاہ برانچ کراچی

ٹیلی ویژن کے ساتھ حرمت وگناہ ہونے میں سینما گھروں، تھیٹروں اور رات کے فحش پروگراموں اور بے حیائی وفسق وفجور کی جگہوں میں جانا بھی شامل ہے۔ جس کی دلیلیں درج ذیل ہیں۔

۱۔ اسلامی شریعت کے مقاصد میں سے عزت وآبرو اور نسب کی حفاظت بھی ہے۔ اس اعتبار سے کہ ان فلموں، ڈراموں اور کھیل کود کے مراکز میں جو چیزیں عام طور پر دکھائی جاتی ہیں۔ ان کا مقصد عزت وشرف اور کرامت کا ختم کرنا اور آبرو ونسب کی دھجیاں بکھیرنا ہوتا ہے۔ اس لئے وہاں جانا، ان جگہوں کا قصد کرنا اور وہاں جو کچھ دکھایا جاتا ہے اس کا دیکھنا یہ سب ناجائز وحرام اور گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی کا ذریعہ اور ان کے غضب کو دعوت دینے والا ہے۔

۲۔ امام مالک، ابن ماجہ و دار قطنی حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہ ضرر ونقصان اٹھاؤ، نہ نقصان پہنچاؤ اور چونکہ موجودہ دور کی فلمیں اور رات کے ڈرامے و پروگرام ایسی چیزیں پیش کرتے ہیں جو بے راہ روی اخلاقی باختگی اور آزادی کا سبب بنتی ہیں اور یہ معاشرے میں جنسی انارکی شہوانی خیالات کے ابھارنے وبھڑکانے کا موجب بنتی ہیں اور زنا وحرام کاری اور بے ہودگی کی طرف لے جاتی ہیں اس لئے مسلمانوں کے لئے ان جگہوں کا قصد کرنا اور جو کچھ وہاں پیش کیا جاتا ہے اس کا مشاہدہ کرنا قطعاً حرام ہے تاکہ ازخود

و معاشرے کے اخلاق محفوظ رہ سکیں اور فساد و بے راہ روی و آزادی کی بیخ کنی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک پر عمل ہو کر ولاتضرو ولا تضروا، نہ ضرر پہنچاؤ اور نہ نقصان اٹھاؤ۔

۳۔ یہ ایک ظاہری سی بات ہے کہ سینماؤں اور تھیٹروں میں اور تفریح کے ان مراکز میں جو کچھ دکھایا جاتا ہے اس کے ساتھ تمام چیزیں حرام ہیں اس لئے ان جگہوں کی طرف جانا اور وہاں جو حرام ناجائز کھیل کود ہوتا ہے اس کو دیکھنا ناجائز تفریح میں شامل ہے بلکہ یہ سب بڑا گناہ اور قطعاً حرام و ناجائز ہے۔

ٹیلیویژن اور سینما و تھیٹر پر کلام و گفتگو کرتے ہوئے ہر اس شخص کے سامنے مندرجہ ذیل حقیقت کھول کر بیان کرنا بہت مناسب ہو گا جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو کہ یہود کے منصوبوں میں یہ منصوبہ و سازش بھی شامل ہے کہ غیر یہودی انسانی معاشروں اور قوموں کے اخلاق کی دھجیاں بکھیر دی جائیں چنانچہ ان کے پروٹوکول میں لکھا ہے کہ:۔

”ہمیں یہ کوشش کرنا چاہیئے کہ ہم ہر جگہ اخلاق کی جڑیں کھوکھلی کر دیں تاکہ بہ سہولت ہم ان پر غلبہ حاصل کر سکیں ” فرائڈ ” ہم میں سے ہے اور وہ دن دہاڑے کھلے عام جنسی تعلقات کے نمونے پیش کرتا رہے گا تاکہ نوجوانوں کی نظر میں کوئی چیز مقدس باقی نہ رہے اور ان کا مقصد اصلی ہی جنسی جذبات اور خواہشات کا پورا کرنا بن جائے اور جب وہ اس کو اپنا مقصود بنالیں گے تو پھر ان کی اصلی حالت ختم اور تہس نہس ہو جائیگی“

ان کی نظروں میں اخلاق کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے وسائل میں سے ایک وسیلہ یہ بھی ہے کہ نشر و اشاعت، ریڈیو، ٹیلی ویژن، سینما، تھیٹر اور یومیہ کے نشریاتی پروگراموں اور پریس خائن ایجنٹ اور کرائے کے صحافی سے کام لیا جائے جو ان کے منصوبے میں ان کا ہاتھ بٹائے یہودی اپنی مکاری و عیاری کے اس منصوبے میں کامیاب ہو گئے کہ قوموں کو ثقافت کھیل کود اور فنون کے نام پر بے حیائی و بے راہ روی اور غلط اخلاقی بدمستی کے مراکز کے ذریعے تباہ و برباد کر دیں۔ ملاحظہ فرمائیے یہ لوگ تیرھویں پروٹوکول میں کیا لکھتے ہیں۔

” غیر یہودی قوموں اور عوام کو ہمارے خلاف کسی نئی راہ اختیار کرنے سے روکنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم انکو مختلف قسم کے کھیل کود اور لہو لعب وغیرہ میں مصروف کر دیں اور بہت ہی جلد اخبارات میں لوگوں کو مختلف قسم کے پروگراموں اور منصوبوں میں مقابلہ کی دعوت دیں گے جن میں ریاضت و دیگر مختلف قسم کے فنون شامل ہونگے جس کا یہ جدید سامان عوام کے ذہن کو یقینی طور سے ان مسائل سے غافل کر دے گا جن میں ہمارا ان سے اختلاف ہے اور پھر جب آہستہ آہستہ عوام اپنے طور پر غور و فکر کی نعمت سے محروم ہو جائیں گے تو پھر سب کے سب ہمارے ساتھ صرف اس وجہ سے ایک آواز ہونگے کہ معاشرہ میں صرف ہم ہی وہ منفرد افراد ہونگے جو نئی سوچ بچار کی راہیں کھولنے کے اہل ہوں گے اور نئے خطوط ہم صرف اپنے ہی مسخر کردہ وسائل کے ذریعہ پیش کریں گے اور ایسے افراد کے ذریعہ پیش کریں جن کے ہمارا حلیف و ساتھی ہونے کا کسی کو بھی وہم و گمان نہ ہو گا۔ آزادی پسند خیالی لوگوں کا دور اس وقت ختم ہو جائے گا جب ہماری حکومت کو تسلیم کر لیا جائے گا اور یہ لوگ وقت پڑنے پر ہمارے لئے نہایت قابل قدر خدمات انجام دیں گے۔

اس کے بعد کیا آپ نے محسوس کیا کہ یہود اپنے پروٹوکول میں کیا کیا منصوبے بنائے بیٹھے ہیں؟ کیا یہ لوگوں کی عقلوں کو مسخ کرنے اور اخلاق کو بگاڑنے کے دن رات درپے نہیں ہیں تاکہ وہ اس کے ذریعہ سے اپنی متوقع حکومت قائم کر سکیں جس کا ان کو انتظار ہے؟

کیا ان منصوبوں میں سے یہ نہیں ہے کہ لوگ کھیل کود

زیر سرپرستی بروزہ جمعہ بیشتر درس، آیات قرآن
امام العصر حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری

شائقین علوم قرآن کیلئے
بشارت عظمیٰ
دورۂ تفسیر القرآن الکریم

مفسر قرآن شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد زر ولی خان صاحب دامت برکاتہم۔ بانی ورئیس الجامعۃ العربیہ احسن العلوم و خطیب جامع مسجد احسن بلاک۔ ۲، گلشن اقبال کراچی۔ فون: ۴۶۸۲۱۰

انشاء اللہ العزیز اپنے مشائخ و اساتذہ کی طرز پر پڑھائیں گے۔ دورہ تفسیر ۹ شعبان المعظم سے شروع ہو چکا ہے جو کہ ۲۱ رمضان المبارک کو ختم ہو گا۔ کامیاب طلباء کو اسناد دی جائیں گی۔ مستحق طلباء کے قیام و طعام کا انتظام جامعہ عربیہ احسن العلوم کی طرف سے ہو گا۔ دینی مدارس کے طلباء کے علاوہ زندگی کے دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات، اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلباء بھی شرکت فرما سکتے ہیں۔ باضابطہ شرکت کرنے والوں کو ایک ایک نسخہ قرآن مجید مطبوعہ حرمین شریفین ہدیہ دیا جائیگا جبکہ درس لکھنے والوں کیلئے مخصوص نسخے کا انتظام کیا گیا ہے

خواتین کے لیے پردے کا خصوصی انتظام کیا گیا ہے۔

کیا ہی بہتر ہو گا کہ علوم قرآن کے شائقین اس مختصر سی مدت کو نعمت خداوندی سمجھ کر اپنی زندگی کے دیگر مشاغل سے فراغت حاصل کر کے اس فانی زندگی میں ایک دفعہ تو اول تا آخر حق تعالیٰ شانہ کا قرآن سن سکیں اور یوں دنیا اور آخرت کی نجات کا عظیم سرمایہ تیار ہو سکے۔

اوقات: روزانہ صبح ۸ تا ۱۲ بجے تک

عطیہ اشتہار: (۱)۔ احسن جیمز اینڈ جیمولوجیکل لیبارٹری صدر فون 517812 525528
(۲) سلیکون انٹرنیشنل صدر فون 522776

ورجنس و شہوت اور عیاشی میں مست ہو کر عقل سلیم اور غور و فکر اور مفید کارناموں اور وطن کے لئے اخلاص سے کام کرنے سے عاری ہو جائیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ جو نوجوان مرد و عورتیں زناکاری لہو لعب بے حیائی و آزادی شہوات گندی فلموں اور رات کو برپا ہونے والی محفلوں اور پروگراموں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں، وہ چاہے سمجھیں یا نہ سمجھیں وہ درحقیقت یہود کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں؟

جب آپ یہ سمجھ گئے ہیں تو پھر آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ اپنے تمام اہل خانہ و متعلقین کو ان وبائی مقامات اور فتنہ کی جگہوں سے دور رکھیں چاہے وہ سینما ہو، تھیٹر ہو، ٹیلی ویژن یا دوسرے کھیل کود کے مراکز، اس لئے کہ اپنی اس موجودہ شکل میں یہ سب کے سب عقیدہ و اخلاق کو بگاڑنے والے ہیں بلکہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہوا کہ یہ ان سازشوں و منصوبوں کا جزء ہیں جو یہود نے مسلمان افراد اور مسلمان خاندانوں اور مسلمان معاشرے کو خراب کرنے کے لئے تیار کئے ہیں۔ اس لئے اس کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اس میں سمجھ داروں کے لئے عبرت کا کافی و وافی سامان موجود ہے۔

اگر کوئی یہ کہے کہ سینما یا تھیٹر، ٹیلی ویژن میں ایسے پروگرام پیش کئے جائیں جو قوم کے لئے دینی اخلاقی اور تاریخی لحاظ سے مفید و نافع ہوں تو پھر وہاں جانے کی کیا قباحت ہے۔

یہ اعتراض مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے مردود و ناقابل قبول ہے

۱۔ ان پروگراموں میں مرد و زن کا باہمی اختلاط ہوتا ہے جو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔

۲۔ ان پروگراموں میں تاریخی فلموں یا تاریخی ڈراموں میں فتنہ انگیز عریاں عورتیں یا ننگی تصویریں سامنے آتی ہیں یا ان میں زمانہ جاہلیت کے بیہودہ ڈانس اور فحش گانوں کے نمونے پیش کئے جاتے ہیں اور اسلام نے ہر ایسی چیز کی طرف دیکھنے کو حرام قرار دیا ہے جو جنسی جذبات کو ابھارے اور فتنہ سامانی پیدا کرے۔

۳۔ سینما و تھیٹروں میں عام طور پر ایسے ہی مناظر پیش کئے جاتے ہیں جو گندے، بیہودہ، فحش اور اخلاق باختہ ہوتے ہیں۔ اسی لئے یہ مراکز بے راہ روی کی علامت اور فساد کا عنوان بن گئے ہیں اور مسلمان کے لئے قطعاً ناجائز ہے کہ وہ مشتبہ جگہوں کا قصد کرے اور تہمت کی جگہ جائے۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام چیزوں میں پڑ گیا۔

۴۔ یہ مراکز انسان کو اپنی طرف بار بار آنے پر مجبور کر دیتے ہیں۔ شروع میں پہلی مرتبہ وہاں جاتے ہوئے انسان میں اسلامی حیا سامنے آجاتی ہے اور صبر تو درحقیقت وہی ہے جو پہلے صدمہ کے وقت کیا جائے پھر دوسری اور تیسری مرتبہ جانے میں نہ کوئی رکاوٹ ہوتی ہے اور نہ مانع اور پھر تدریجاً شرم و حیا ختم ہو جاتی ہے اور پھر عام طور سے یہ شدہ شدہ انحراف اور بڑی خرابی تک پہنچا دیتا ہے۔

ہاں اگر کوئی قابل اعتماد ایسی دینی جماعت موجود ہو جو کچھ مراکز اور سینماؤں کو مستقل علمی و معاشرتی فلموں اور تاریخی و رہنما ڈراموں کے لئے مخصوص کر دے اور وہاں کسی قسم کی برائی، خرابی، فتنہ سامانی اور حرام و ممنوع چیز نہ ہو تو پھر مسلمان نوجوان کے لئے فائدہ و استفادہ کی خاطر ایسے اہم قیمتی موضوعات پر مشتمل پروگراموں سے فائدہ اٹھانا شاید درست ہو جائے لیکن اس کے علاوہ کسی صورت میں ان جگہوں پر جانا بہت بڑا گناہ اور اسلام کی نظر میں سخت حرام ہے۔ کوئی شخص یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ نفع بخش امور اور مفید پروگراموں مثلاً قرآن کریم کی تلاوت خبریں اور تعلیم و اصلاح سے متعلق پروگراموں کے لئے ٹیلی ویژن استعمال کرنے میں کیا حرج ہے؟ بالخصوص جب کہ اس میں دوسرے گندے و فحش مناظر نہ دیکھے جائیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس دعوی کا حقیقت اور واقع سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے کہ یہ بالکل مشاہدہ کی بات ہے کہ جو شخص بھی ٹیلی ویژن رکھتا ہے وہ جب تک الف سے لیکر یا تک حتی کہ رات تک کے سارے پروگرام نہ دیکھ لے اس وقت تک بس نہیں کرتا۔ اس لئے کہ شیطان (اللہ اس کو رسوا کرے) انسان کی گھات میں بیٹھا رہتا ہے۔ اس کے دل میں یہ خیال پیدا کرتا ہے اور اس کو یہ سمجھاتا ہے کہ اس پروگرام یا گانے یا اس خبر کے بعد اب مفید پروگرام آنے والا ہے اور یوں کرتے کرتے ان پروگراموں کا پورا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ وہ شخص اپنے اوپر کنٹرول رکھتا ہے اور اس میں زبردست قوت ارادی ہے اور وہ ایسی قوی شخصیت کا مالک ہے جو ان پروگراموں میں سے مفید و نفع بخش پروگرام کے منتخب کرنے کی قوت بہم پہنچائے گی لیکن کیا اس بات کی کوئی ضمانت اور گارنٹی ہے کہ وہ جب گھر میں موجود نہ ہوگا تو اس وقت بھی اس کے بیوی بچے اس پابندی کو ملحوظ رکھیں گے؟ اس بات کا یقینی جواب نفی میں ہوگا پھر سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ کسی پروگرام کے خراب ہونے کا فیصلہ کس طرح ہوگا؟ ظاہر ہے کہ اس کے دیکھنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کیا جا سکے گا جس کا مطلب یہ ہوا کہ اس صحیح و اچھے پروگراموں کے انتخابات کے لئے اس کی بیٹیوں، گھر والوں اور اس کے خاندان کے افراد نے اس کے سامنے اس فحش پروگرام کو دیکھ لیا۔ لیکن کیا اس کی گارنٹی اور کوئی ضمانت ہے کہ جب وہ ٹیلی ویژن بیوی بچوں کے پاس چھوڑ کر جائے گا تو اس کی غیر موجودگی میں یہ لوگ اس وقت بھی اسی اصول پر پابند رہیں گے؟ اس کا لازمی جواب نفی میں ہوگا۔

پھر جب اس پروگرام پر گندے اور خراب ہونے کا حکم اس کے دیکھنے کے بعد لگایا جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس خاندان نے یہ گندہ و فحش پروگرام بلا روک ٹوک دیکھ لیا اور شیطان نے منکر خرابی کو اچھا بنا کر پیش کرنے اور باطل کو آراستہ کر کے پورا پروگرام دکھلانے کے لئے اپنا کام مکمل کر لیا ہے اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب کوئی غیرت مند باپ ان پروگراموں میں ایسے مناظر دیکھتا ہے جو ادب و حیا کے خلاف ہوتے ہیں اور بے راہ روی و اخلاق باختگی پر مبنی ہوتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ ٹیلی ویژن بند کرنا چاہتا ہے تو اسے کبھی اس کی بیوی اور کبھی اس کے بچے یا کوئی دوسرا عزیز اس سے روک دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خاندان کے افراد میں آپس میں رسہ کشی اور اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور پھر اس لڑائی جھگڑے کے نفسیاتی و معاشرتی جو اثرات پڑتے ہیں وہ بے شمار

نہیں کر سکتے اور اس کے جو نہایت خطرناک نتائج نکلتے ہیں وہ بھی ناقابل بیان ہیں۔ کتنے ہی گھرانوں میں ان لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے بیسیوں کی طرح طرح کی خرابیاں اور خاندان کے افراد میں عجیب امراض پیدا ہو جاتے ہیں لہذا ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اس سے یہ بات کھل کر سامنے آ گئی ہے کہ ٹیلی ویژن کے پروگراموں میں مفید و نافع کے انتخاب کا قصد و ارادہ کرنا تقریباً ناممکن سا ہے بلکہ حقیقت میں اس کا مستحق ہونا ناممکن ہے اور اپنے دین و عزت کی حفاظت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اسی طرح اپنے خاندان کی تربیت فرض ہے اور یہ فرض جب ہی پورا ہو سکتا ہے کہ گھر کو ان کی فضا سے خطرہ کو دور رکھا جائے اور آپ خود ہی بتلائیے کہ عزت و آبرو اور اخلاق و شرف کے لئے ٹیلی ویژن کے موجودہ پروگراموں سے بڑھ کر اور کیا چیز خطرناک ہو سکتی ہے۔

ایک بات رہ گئی ہے جس پر تنبیہ کرنا اور اس کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ بعض والدین اپنے بچوں کے لئے ٹیلی ویژن اس لئے خریدتے ہیں تاکہ انہیں سینما، تھیٹر وغیرہ، کھیل کود و بے حیائی کے مقامات سے روک سکیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی یہ دلیل نہایت بودی اور ان کا یہ دعویٰ مندرجہ ذیل امور کی وجہ سے باطل و غلط ہے۔

ا۔ کسی برائی کو اس طرح ختم نہیں کیا جا سکتا کہ اس کی جگہ کسی اور برائی کو جگہ دی جائے۔

ب۔ ٹیلیویژن رکھنے سے جو خرابی پیدا ہوتی ہے وہ اس منکر و خرابی سے کہیں زیادہ ہے جو ان کھیل کود اور بے حیائی کے مقامات پر جانے سے وجود میں آتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹیلی ویژن کا فساد روزمرہ اور جاری رہتا ہے جس کو چھوٹے بڑے، اچھے اور برے، مرد و عورت سب دیکھتے ہیں لیکن اس کے برخلاف کھیل کود و فحاشی کے مقامات کی برائیاں وقتی اور موسمی ہوتی ہیں جو بے راہ روی لڑکوں اور بداخلاق و ناپسندیدہ مردوں تک ہی محدود رہتی ہیں۔

۳۔ ٹیلی ویژن رکھنے کی وجہ سے بہت سی بڑی بڑی معاشرتی تباہیاں اور ایسی اخلاقی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں جن کا انجام بہت برا ہوتا ہے جس کا سبب خاندان کے افراد کا پروگرام دیکھنے کے لئے دیر تک جاگنا اور پڑوسیوں، دوستوں، مردوں، عورتوں کا مستقل اجتماع و اختلاط ایک ایسا المیہ ہے جس کی وجہ سے بہت سی عزتیں لوٹی گئیں اور خون خرابے ہوئے اور بہت سی لڑائیوں اور جھگڑوں کی داغ بیل پڑی جس کا اصل سبب ٹیلی ویژن کی لعنت اور باہمی اختلاط ہے۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اس کے بعد ان لوگوں کے پاس اور کوئی حجت و دلیل نہیں رہ جاتی جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ گھر میں ٹیلی ویژن کا موجود ہونا بچوں کو برائی سے روکتا ہے اور مقاصد سے باز رکھتا ہے۔ یہ اس سبب

باقی ص ۲۶ پر

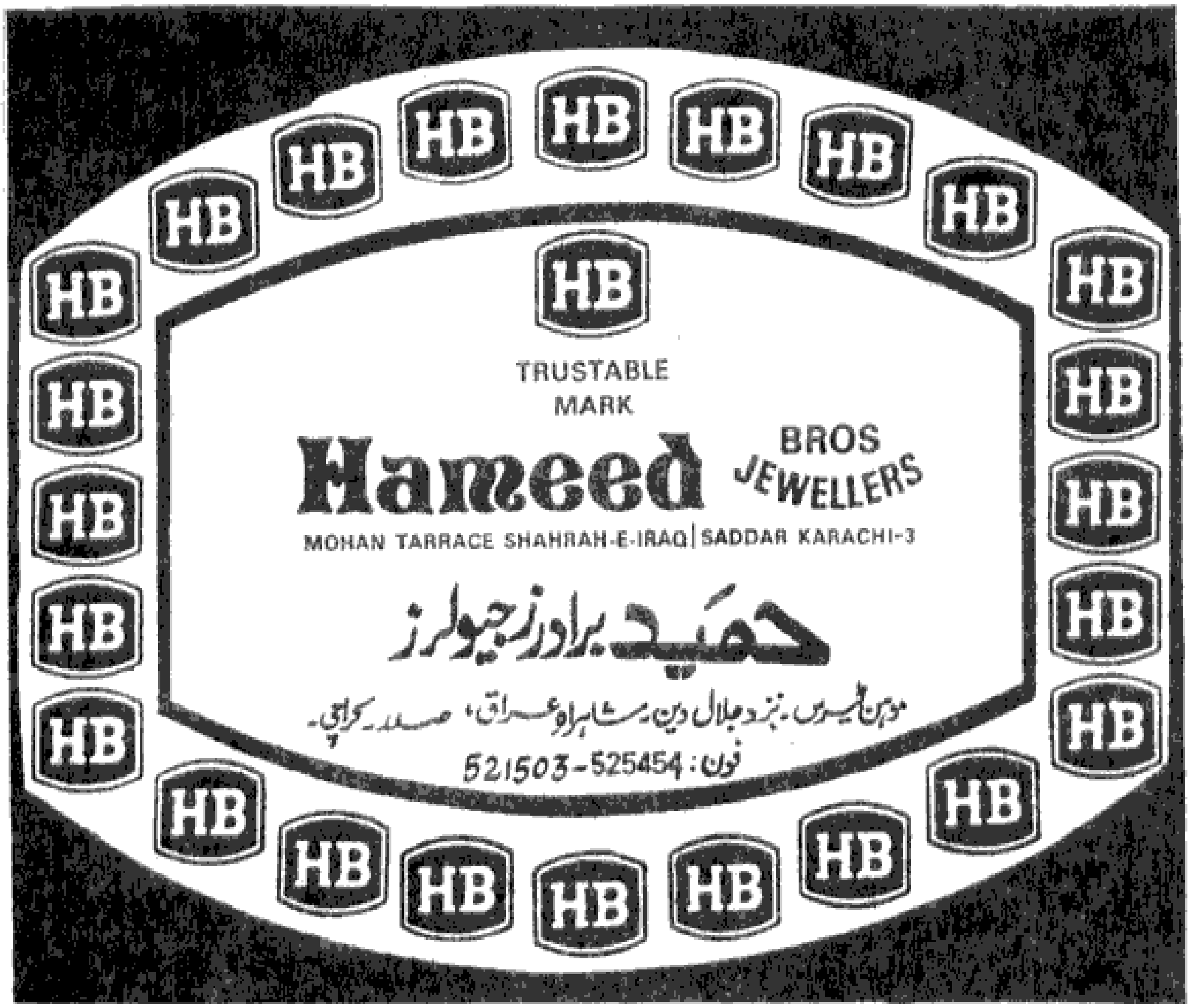

قادیانی ملک اور اسلام دونوں کے غدار ہیں

سید منظور احمد شاہ آسی
مانسہرہ

۴ مئی ۱۷۹۹ء میں جب شیرِ میسور ٹیپو شہید کو اپنوں کی غداری سے شکست ہوئی اور ٹیپو چاہتے تو آئندہ حکمت عملی کے تحت بھاگ سکتے تھے لیکن انہوں نے نہایت دلیری، جوانمردی، شجاعت سے بپھرے ہوئے شیر کی طرح انگریزی فوج کا مقابلہ کیا۔ سلطان کا وہ تاریخی جملہ آج بھی فضاؤں میں گونج رہا ہے اور مجاہدین آزادی کے لئے تاریخی حیثیت رکھتا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا "شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے بہتر ہے"

سلطان میسور ٹیپو شہید کی شہادت کے بعد جب انگریز کمانڈر نے سلطان کی لاش کو پہچان لیا تو زور سے یہ نعرہ مارا کہ "آج سے ہندوستان ہمارا ہے" بقول علامہ اقبال مرحوم کے مشرق سویا تھا لیکن ٹیپو جاگ رہا تھا اور یہ تاریخی حقیقت ہے کہ اگر میر جعفر، میر صادق اور مرزا غلام مرتضیٰ قادیانی (مرزا قادیانی کا باپ) جیسے غدار پیدا نہ ہوتے تو آج برصغیر کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا تھا

جعفر از بنگال و صادق از دکن
ننگ آدم، ننگ دین، ننگ وطن

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کی ناکامی کے بعد جب برصغیر پر انگریز بلا شرکت غیرے قابض ہو گیا تو حریت پسندوں نے شمع آزادی کو بجھنے نہ دیا، علماء کے تعاون سے مختلف جماعتیں آزادی کے حصول کے لئے کوشاں تھیں آزادی کے پروانے علماء اور عوام کو انگریز نے سخت سے سخت سزائیں دیں، ہزاروں علماء کو تختہ دار پر کھینچا گیا، عبور دریائے شور کی سزائیں دی گئیں پابند طوق و سلاسل کئے گئے، لیکن آزادی کے نغمے کی ترشی نہ اتار سکے

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے۔

جب برطانوی مدبروں نے مجاہدین آزادی کا یہ غیر معمولی جذبۂ جہاد دیکھا تو جائزہ لینے کیلئے دو وفد ہندوستان بھیجے ایک برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران برطانوی اخبارات کے ایڈیٹروں اور دیگر مبصرین پر مشتمل تھا جبکہ دوسرے وفد میں چرچ آف انگلینڈ کے بڑے بڑے پادری شامل تھے دونوں وفدوں نے ایک سال برصغیر میں گزارا، اور اپنے اپنے انداز میں جائزہ لیا اور تمام حالات تحریر کئے، اور ایک رپورٹ مرتب کی جو "دی ارائیول آف برٹش ایمپائر ان انڈیا" کے نام سے آج بھی موجود ہے۔

نیز عیسائی پادریوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ ہندوستانی مسلمان اپنے مذہبی پیشواؤں کی اندھا دھند تقلید کرتے ہیں، اگر ایسا شخص مل جائے جو نبوت کا دعویٰ کرے اور جہاد کی منسوخی کا اعلان کرے تو اس کی سرپرستی کر کے اس کو پروان چڑھایا جا سکتا ہے اور اس سے کام لیا جا سکتا ہے لیکن ایسا آدمی تلاش کرنا بھی اہم مسئلہ ہے، مسلمانوں میں مذہبی غدار تلاش کرنا ذرا مشکل ہے۔ اس سے پہلے فوجی محاذ سے ہم نے غدار تلاش کئے لیکن مذہبی غدار تلاش کرنا مشکل ہے، چنانچہ گورنمنٹ برطانیہ نے گورنر پنجاب کو مذہبی غدار تلاش کرنے کا فرض سونپا اور گورنر پنجاب نے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے ذمہ لگایا کہ وہ ایسا غدار تلاش کرے، ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے مرزا غلام قادیانی کو ڈھونڈ نکالا کیونکہ مرزا قادیانی اس وقت سیالکوٹ کچہری میں ملازم تھا قلیل آمدنی تھی گزر اوقات مشکل سے ہوتا تھا، جب ڈی سی سیالکوٹ نے اسے منصوبہ بتایا تو اندھے کو کیا چاہیے صرف دو آنکھیں، اور پھر مرزا قادیانی کا خاندان انگریز کا نمک خوار تھا، باپ کو انگریزی دربار میں کرسی ملی تھی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں اس کے باپ مرزا غلام مرتضیٰ نے انگریز کو پچاس گھوڑے اور پچاس سوار جنگ آزادی کچلنے کے لئے بہم پہنچائے عبارت ملاحظہ ہو۔

"میں ایک ایسے خاندان سے ہوں کہ جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے میرا والد مرزا غلام مرتضیٰ قادیانی گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جس کو دربار میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن کی تاریخ رئیسانِ پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکارِ انگریزی کو مدد دی تھی یعنی پچاس گھوڑے اور سوار بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر میں سرکارِ انگریزی کی مدد میں دیئے تھے ان خدمات کی وجہ سے جو چٹھیات خوشنودی حکام ان کو ملی تھیں مجھے افسوس ہے کہ بہت سی ان میں سے گم ہو گئیں مگر تین چٹھیات جو مدت سے چھپ چکی ہیں ان کی نقلیں حاشیہ میں درج کی گئی ہیں پھر میرے والد صاحب کے بعد میرا بڑا بھائی غلام قادر خدمات سرکاری میں مصروف رہا اور جب تموں کی پر مفسدوں کا سرکارِ انگریزی کی فوج سے مقابلہ ہوا تو وہ سرکار انگریزی کی طرف سے لڑائی میں شریک تھا۔"

(کتاب البریہ اشتہار مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ مصنفہ مرزا قادیانی، بحوالہ قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ)

جب گورنمنٹ برطانیہ نے مرزا قادیانی کا انتخاب اپنی مطلب براری کے لئے کر لیا تو مرزا نے شہرت حاصل کرنے کے لئے مناظرہ کا روپ دھارا، کبھی آریہ سماج سے مناظرہ، کبھی عیسائی پادریوں سے مناظرہ، کبھی سکھوں سے مناظرہ اور کبھی دوسرے مذاہب کے لوگوں سے مناظرے بازی کے۔ اور پھر تدریجی اور ارتقائی مراحل طے کئے پہلے محدث پھر مجدد، پھر مہدی، پھر مسیح موعود اور نبی اور رسول اور پھر یہاں تک کہ تمام انبیاء علیہ السلام حتیٰ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضلیت کا دعویٰ شامل تھا اور اسی کے ساتھ جہاد کی منسوخی کا اعلان جو انگریز کا اصل منشاء تھا۔ دینی احکام کو منسوخ کرنا صرف نبی کا کام ہے جو وحی کے ذریعے ہی کر سکتا ہے کوئی مجدد یا محدث یا ولی دینی حکموں کو منسوخ نہیں کر سکتا لہٰذا اب وقت آ گیا تھا کہ مرزا جہاد کی منسوخی کا اعلان کرتا۔

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

علامہ اقبال کا مشہور مقولہ ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا

جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کا تنسیخ جہاد سے مطلب مسلمانوں کو انگریزوں کی غلامی میں جکڑنا تھا۔ اشتہارات، کتابوں، کتابچوں کی صورت میں بڑی شد و مد سے حرمت جہاد کی تشہیر کی اور یہاں تک کہا کہ جو گورنمنٹ برطانیہ سے جنگ کرتا ہے وہ بدخواہ، محسن کش، بدکار، حرامی، ولد الزنا ہے۔ یہ تمام الفاظ مرزا قادیانی کی کتابوں میں موجود ہیں، اس نے بار بار تحریر کیا کہ میری بیعت میں یہ بات شامل ہے کہ میرا ہر وہ مرید جو بیعت کرے گا وہ گورنمنٹ برطانیہ کا وفادار و پکا جاں نثار خیر خواہ ہوگا، مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "تبلیغ رسالت" ص۱۹ پر لکھا ہے کہ

"میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں اس پودے نے درخت بن کر عالم اسلام کو کیا دیا اس کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔"

مرزا قادیانی استعمار کی ضرورت تھا قادیانی ٹولے نے روز اوّل سے آج تک اپنے مغربی آقاؤں کی خواہشات کی تکمیل کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، جہاں انگریز کو فتح ہوئی تو قادیان میں فتح کا جشن منایا جاتا، اور چراغاں کیا جاتا اور پھر جسٹس منیر جیسے متعصب جج نے لکھا:

"جب پہلی جنگ عظیم میں ترکوں کو شکست ہوئی بغداد پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا تو قادیان میں اس پر جشن فتح منایا گیا۔"

(تحقیقاتی رپورٹ ص۲۰۸/۲۰۹)

دوسری جگہ جسٹس منیر نے لکھا:

"کہ بانی قادیانیت نے اسلامی ممالک کا انگریز حکومت کے ساتھ توہین آمیز مقابلہ و موازنہ کیا۔"

(تحقیقاتی رپورٹ ص۲۰۸/۲۰۹)

عالم اسلام کے بدترین دشمن اسرائیل کے قیام میں قادیانیوں کی خدمات کسی پر مخفی نہیں قادیانی جماعت کے دوسرے چیف مرزا محمود اور رسوائے زمانہ قادیانی مبلغ جلال الدین شمس کا کردار اظہر من الشمس ہے۔ ۱۹۲۹ء میں قادیانی مبلغ جلال الدین شمس کو بظاہر مبلغ بنا کر بھیجا گیا جب اس کی خفیہ سرگرمیوں کا علم ہوا تو انہوں نے اس کو ٹھکانے لگانے کا پروگرام بنایا لیکن وہ بچ نکلا آخر شامی حکومت نے اسے بدر کر دیا یہ وہاں سے فلسطین چلا آیا، ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۱ء تک برطانوی مفادات کے لئے کام کرتا رہا جب برطانوی حکومت نے یہودی ریاست کے قیام کے لئے منصوبہ بنایا تو مرزا محمود نے بھی اس میں انگریز کا ہاتھ بٹایا اور خود ۱۹۲۴ء میں فلسطین قیام کیا اور ایک لائحہ عمل مرتب کرنے میں مدد دی قادیانیوں کے تیز طرار اور نہایت چالاک ڈپلومیٹ (DIPLOMATE) جنہوں نے مبلغین کا روپ دھارا ہوا تھا۔ مثلاً اللہ دتہ جالندھری، چوہدری نور احمد، محمد سلیم، چوہدری شیخ شریف احمد (جو چند ماہ قبل ہی اسرائیل سے ریٹائر ہو کر آیا ہے) اور منیر رشید چغتائی اور آنجہانی مسز ظفر اللہ وغیرہ جیسے لوگ عربوں کے خلاف مصروف کار رہے، مرزا محمود نے ۱۹۳۴ء میں "تحریک جدید" کے نام سے نئی تحریک کی داغ بیل ڈالی، اپنے مریدین رو سیاہ سے خطیر رقم کا مطالبہ کیا، برصغیر کے باہر دیگر ممالک سے جو چندہ وصول ہوا ان میں سب سے زیادہ چندہ فلسطین کی قادیانی جماعت سے ملا ظاہر ہے کہ یہودی جو دنیا پر سرمایہ کے لحاظ سے چھائے ہوئے ہیں انہوں نے قادیانیوں سے دل کھول کر تعاون کیا، یہ قادیانیوں کا صلہ، یہودیوں سے تعاون کے صلے میں نقدی کی شکل میں دیا گیا اور جب اسرائیل قائم ہوا تو یہودیوں نے مراعات کی شکل میں بھی مرزائیوں کا صلہ دیا، حالانکہ اسرائیل میں آباد فلسطینی عربوں کو تو نکالا گیا قادیانیوں کو نہ صرف اسرائیل میں رہنے کی اجازت دی بلکہ تبلیغ کی بھی اجازت دی، عبادت گاہ، سکول اور ہسپتالیں بنانے کی خصوصی اجازت دی، مرزا محمود نے خود اعتراف کیا تھا کہ عرب ممالک میں بے شک ہمیں اس قسم کی اہمیت حاصل نہیں پھر بھی ایک طرح کی اہمیت حاصل ہو گئی ہے اور وہ یہ کہ عین مرکز میں (اسرائیل میں) اگر مسلمان رہے تو وہ صرف احمدی ہیں۔

(الفضل، ۳۰ اگست ۱۹۵۰ء)

آج ماؤنٹ کرمل (حیفہ) اور کبابیر میں قادیانیوں کے جاسوسی کے اڈے موجود ہیں، اسرائیل میں عیسائی مشنری اداروں کو جب اجازت ملی تو ان پر یہودیوں نے حملے کیے، بائبل کے نسخے جلائے گئے، ہڑتالیں ہوئیں مگر قادیانی مشن ابھی تک وہاں پر امن اور سکون سے کام کر رہا ہے آخر کیوں؟

باقی آئندہ

جبار کارپیٹس
قائد آباد کارپٹ • مون لائٹ • بلال کارپٹ •
یونائیٹڈ کارپٹ • ڈیکور کارپٹ • اولمپیا کارپٹ
ڈیلرز
مساجد کیلئے خاص رعائت
۴۳- این آر ایونیو، ایس ڈی ون بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد فون: ۶۲۶۸۸۸

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا سانحۂ ارتحال

تعزیتی پیغامات وخطوط

مولانا مفتی احمد الرحمان ہمت مردانہ کے حامل تھے (مولانا زاہد الحسینی اٹک)

اٹک۔ محترم العلماء حضرت مفتی احمد الرحمان صاحب کی وفات سے بہت زیادہ صدمہ ہوا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو خصوصی رحمت سے نوازے اور ان کے علمی دینی اور روحانی کارناموں سے امت کو ہمیشہ کے لئے بہرہ ور فرمائے۔ آمین۔

مرحوم نہ صرف ایک عالم دین تھے بلکہ اس چھوٹی عمر میں بڑوں جیسا عزم اور ہمت مردانہ کے حامل تھے ان کی وفات نہ صرف دارالعلوم اور اس کے متعلقین کو بظاہر ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ بلکہ اس فقدان الرجال کے دور میں ملت اسلامیہ کو بھی نقصان عظیم پہنچا ہے۔ مرحوم کے بلند اخلاق، تقریر، عمیق نظر، منکسر المزاجی اور دوسرے تمام اعمال حسنہ میں استاذ العلماء والصلحاء حضرت مولانا عبدالرحمان نور اللہ مرقدہ کے عکس جمیل تھے۔

ولکن قضاء اللہ سوف یکون

یہ گنہگار اس خاندان کا قدیمی خادم ہونے کے لحاظ سے ان کی نماز جنازہ میں شرکت سے اس لئے معذور رہا کہ تقریباً ڈیڑھ سال سے وجع القلب کا مرض سارے بدن پر پھیلا ہے اسی وقت جناب قاری سعید الرحمان صاحب کی خدمت میں تعزیت کا تار دیدیا تھا۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو خلد آشیاں بنائے اور سب پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے اور دارالعلوم کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔ احباب کی خدمت میں سلام مسنون اور درخواست دعا۔ محتاج دعا حسین خاتمہ زاہد الحسینی۔

مولانا مفتی احمد الرحمان کبھی باطل سے مرعوب نہیں ہوئے

محمد اکرم مرزا ہی گلاسگو (برطانیہ)

گلاسگو (برطانیہ) جناب مولانا مفتی احمد الرحمان کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر از حد صدمہ ہوا مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے اور دل میں قومی درد رکھتے تھے مولانا صاحب سے اکثر ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر ملاقات ہو جاتی تھی اور میں کئی برسوں سے ان کا عقیدت مند رہا ہوں۔

اے کاش! ان کے ساتھ بیٹھنے کی کچھ اور گھڑیاں بھی قسمت میں ہوتیں اپنی عاقبت سنورنے کے کچھ اور امکانات بھی نصیب میں ہوتے (اللہ تعالیٰ نے مرحوم کو بڑے کمالات سے نوازا تھا) مولانا صاحب اپنی تقریروں میں مسئلہ ختم نبوت پر بڑے بڑے نکات ذہن نشین کراتے تھے۔

قادیانیوں کے خلاف فتنوں کی سرکوبی کے لئے اپنی جان عزیز تک پیش کرنے والا مرد مجاہد سخاوت و ایثار کا پتلا قوم و ملت کا ہمدرد علوم دینیہ کے احیاء کا علمبردار اہل سنت اور حکیمانہ انداز میں حقانیت اسلام کو دل نشین کرانے والا اصیل عالم اور زہد و قلیل پر قناعت کرنے والا بے نفس صوفی، موت کی آغوش میں جا پہنچا ہزاروں عقیدت مندوں کے دلوں کو زخمی کر گیا ایسے مشفق مہربان رحیمانہ، کریمانہ طبیعت والے مولانا کی موت کا ماتم بڑا ہی دردناک، غم انگیز اور جاں سوز ہے (آج مولانا اس دنیا میں نہیں ہیں۔ پر ان کی یاد تڑپا رہی ہے)

خدا مرحوم کو ان مخلصانہ خدمات پر جو زندگی بھر مرحوم نے انجام دیں بلند درجات عطا کرے اور ہم سب احباب، متعلقین اور پسماندگان کو توفیق دے کہ ختم نبوت کے اس انمول چراغ کے بجھ جانے سے ہم اپنے دل کی روشنی اور حرارت کو بجھنے نہ دیں۔ اور مرحوم کے مشن کو جاری رکھیں۔ ان کی اچانک خبر نے اسکاٹ لینڈ میں بسنے والے مرحوم کے لاتعداد عقیدت مندوں کو اشکبار کر دیا۔

خداوند کریم آپ سب لوگوں کو صبر جمیل عطا کرے اور مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ دے (آمین ثم آمین)

مجھے ان کی تقریروں سے یہ سبق ملا ہے کہ انسان کو ہمیشہ حق گو ہونا چاہیئے یہی مومن کی شان ہے مرحوم کی یہ صفت ایسی تھی جس کا مخالف بھی اقرار کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کبھی حق بات نہیں چھپائی۔ کسی بھی باطل کی طاقت سے مرعوب نہیں ہوئے۔

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

مولانا نے اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے طرح طرح کی صعوبتیں برداشت کیں۔ لیکن صبر و استقامت کو ہمیشہ ہمیشہ ہاتھ میں رکھا۔ کسی وقت بھی اپنی خودداری پر ادنیٰ سا حرف نہیں آنے دیا۔ باطل کے مقابلے میں ہمیشہ چٹانوں اور پہاڑوں کی طرح ڈٹے رہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ (آمین)

مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی وفات سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے

مولانا محمد نذر عثمانی

سرگودھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے مبلغ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے ایک بیان میں حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن مرحوم کی وفات پر اظہار تعزیت کیا ہے مولانا عثمانی شبان ختم نبوت کے ایک وفد سے گفتگو کر رہے تھے مولانا عثمانی نے کہا کہ حضرت مفتی صاحب کی وفات سے مجلس تحفظ ختم نبوت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ اجلاس میں حضرت مفتی مرحوم کی خدمات کو سراہا گیا۔ مزید براں مولانا عثمانی نے مجلس کے تمام کارکنوں اور حضرت مفتی صاحب مرحوم کے اہل خانہ سے تعزیت کی ہے اور دعا کی اللہ تعالیٰ حضرت مفتی مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائے اور ان کے باقی کارناموں کو ان کے لئے صدقہ جاریہ فرمائے۔ (آمین)

مفتی صاحب کیلئے قرآن خوانی

ڈیرہ مراد جمالی بلوچستان حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کے

انتقال کی خبر سن کر دلی صدمہ ہوا ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

یہ خبر سن کر یہاں مدرسہ تاج العلوم گجر محلہ میں قرآن خوانی ہوئی ۔ مقامی امیر مولانا محمود بخش ناظم اعلیٰ مولانا عبدالستار ناظم مولانا حکیم علی محمد ایڈو ناظم نشر و اشاعت گل حسن گجر ناظم مالیات سے شیخ محمد عبداللہ ناظم دفتر عبدالفتاح کشباڑ اور دیگر عہدیداران نے حضرت مفتی صاحب کی وفات پر دلی صدمے کا اظہار کیا ہے اور تعزیت کی ۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مفتی صاحبؒ کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے ۔ آمین ۔

دلی صدمہ ہوا ÷ منیر احمد خان

مدرسہ انوار الاسلام ۔ غلام محمد آباد فیصل آباد ۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سن کر بہت دلی صدمہ ہوا اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما دیں اور مفتی صاحب کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرما دیں اور جماعت کے ساتھیوں کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرما کر ان کے مشن کو آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرما دیں آمین ثم آمین ۔

مدرسہ کے طلباء سے قرآن مجید پڑھوا کر حضرت کی بلندی درجات کی دعا کروا دی تھی اللہ تعالیٰ قبول فرما دیں ۔

بندہ آپ کے غم میں برابر کا شریک ہے ۔

حضرت مفتی احمد الرحمٰن عالم اسلام کے قیمتی سرمایہ تھے (محمد مدثر اسلم بھٹی وارا کین مجلس)

ساہیوال ۔ ہمیں جناب مولانا احمد الرحمٰن کی اچانک موت کا سن کر جتنا دکھ ہوا ہے بتا نہیں سکتے اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں جگہ عنایت فرمائے ۔ آمین ۔ مولانا صاحب ہمارے لیئے ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے ایک قیمتی سرمایہ تھے ۔ مولانا احمد الرحمٰن صاحبؒ کے ایصال ثواب کیلئے دفتر ختم نبوت میں ایک اجلاس ہوا جس میں مولانا کے لئے دعا کی گئی ۔

مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی خدمات کو سراہا گیا

لورالائی ۔ جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے آج مورخہ ۴ر فروری ۱۹۹۱ء کو ختم نبوت کا اجلاس زیر صدارت ناظم ختم نبوت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد ہوا ۔ جس میں مولانا مفتی احمد الرحمان کی دینی خدمات کو سراہا گیا ۔ اور آپ کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی ۔

اس اجلاس میں ضلعی امیر مولانا عبیداللہ ۔ نائب امیر حاجی محمد اشرف خواجہ خیل ۔ نائب ناظم ماسٹر غازی خاں اور دیگر اراکین مجلس نے شرکت کی ۔

مسلم کالونی ربوہ صدیق آباد میں تعزیتی اجلاس

صدیق آباد ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی میں حضرت مفتی احمد الرحمان کی وفات پر ایک تعزیتی اجلاس ہوا اور قرآن خوانی بھی کی گئی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا خدا بخش مولانا غلام مصطفےٰ منظور آباد مولانا نذر عثمانی قاری طالوت احمد اور مسلم کالونی کے کثیر تعداد میں کارکنوں نے تعزیتی اجلاس میں شرکت کی ۔

خطیب محمدی مسجد مولانا خدا بخش نے کہا کہ حضرت مفتی صاحب کی وفات سے ملک ایک ممتاز عالم دین سے محروم ہوگیا مولانا خدا بخش صاحب نے مزید کہا کہ مولانا مفتی احمد الرحمٰن نہ صرف ایک اسلامی یونیورسٹی بنوری ٹاؤن کے مہتمم تھے بلکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر بھی تھے مولانا غلام مصطفےٰ نے حضرت مفتی صاحب کی دینی خدمات کو خراج پیش کیا ۔ مولانا محمد نذر عثمانی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مفتی احمد الرحمان رحمۃ اللہ کا وجود دینی حلقوں کے لئے باعث فخر تھا حضرت مفتی صاحب نے اپنی پوری زندگی دین حق کی سربلندی کے لئے وقف کر رکھی تھی موت برحق ہے ہر انسان پر آتی ہے ایک عالم دین کی موت سے دنیا ویران ہوجاتی ہے علماء دین انبیاء کے وارث ہیں اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے درجات بلند فرمائے ۔

جنّت میں گھر بنایئے

"جس نے اللہ کیلئے مسجد بنائی ، اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنّت میں بنائیں گے" (حدیث)

پرانی نمائش چوک پر واقع "جامع مسجد بابُ الرّحمت" ٹرسٹ کی مرمت کا کام جاری ہے ۔ لوہا ، سیمنٹ ، بجری ، ریتی اور نقد رقم کی فوری ضرورت ہے ۔

اہل خیر حضرات اس صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ۔

رابطہ کیلئے

جامع مسجد بابُ الرّحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر ۳ ۔ فون نمبر : ۷۱۱۶۷۱

حضرت امیر مرکزی حضرت مولانا خان محمد کی طرف سے تعزیت کا اظہار

بجالیخدمت حضرت مولانا محمد یوسف صاحب زید مجدکم عرض گذار ہے کہ حضرت مفتی احمد الرحمٰن مرحوم و مغفور کی وفات حسرت آیات جملہ بانے خانقاہ کیلئے عظیم صدمے کا باعث ہے۔

انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔

جملہ فقرائے خانقاہ سراجیہ دست بدعا ہیں۔ کہ اللّٰہ تعالیٰ حضرت مفتی احمد الرحمٰن مرحوم و مغفور کی مغفرت فرما دے۔ اور جنت میں اعلیٰ مراتب پر سرفراز فرما دے اور جملہ پس ماندگان کو اس عظیم صدمے کا اجر جزیل عطا فرما دے۔ اور جملہ پسماندگان کو ہمیشہ اپنی حفاظت اور نصرت سے مشرف فرما دے۔ اور دارالعلوم کو ہر قسم کے فتنہ و شر اور ابتلاء سے محفوظ فرما کر جاری و ساری رکھے۔ آمین بالنبی الامی صلی اللّٰہ علیہ وسلم۔

فقیر باوجود سعی و خواہش کے اپنے بعض عوارض کی وجہ سے حاضری سے قاصر رہا۔ جس کی معذرت پیش ہے والعذر عند کرام الناس مقبول۔

فقیر کو بالکل کوئی علم نہیں۔ کہ حضرت مرحوم کے صاحب زادگان کتنے اور کس عمر کے ہیں۔ ان سب کی خدمت میں فقیر کی طرف سے تعزیت فرما دیں اور تسلی و تشفی کے لئے دست شفقت سروں پر پھیریں۔ اللّٰہ تعالیٰ ہر حال میں ان کا حافظ و ناصر ہووے۔ آمین۔ اور دارالعلوم کے جملہ حضرات مدرسین و کارکن حضرات کی خدمت میں بھی سلام مسنون کے بعد تعزیت فرما دیں۔ حضرت مفتی احمد الرحمٰن مرحوم و مغفور کی وفات حسرت آیات جملہ اہل حق کے لئے مشترکہ صدمہ ہے۔ اور ہم سب لوگ اس صدمہ میں برابر کے شریک ہیں۔ اللّٰہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرما وے۔ اور ہم سب کو۔ (آمین)

مولانا عبدالحکیم کی وفات سے ایک بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے

راولپنڈی۔ ممتاز عالم دین مولانا عبدالحکیم کی وفات پر قاری حکیم محمد یونس ایم۔ اے کی زیر صدارت مرکزی دفتر مرکلرروڈ راولپنڈی میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں ضلعی امیر مولانا احسان احمد دانش۔ ریاض محمود۔ ارشد محمود۔ اشتفاق احمد۔ محمد آصف۔ قاری ارشد مشتاق۔ طارق رزاق۔ خورشید احمد بابر۔ اور کافی تعداد میں کارکنوں نے شرکت کی۔ شرکائے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا مولانا عبدالحکیم کی اسلام کی اشاعت و تدریس کیلئے عظیم قربانیاں دینے پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ شرکائے اجلاس نے کہا۔ کہ مولانا عبدالحکیم کی اچانک وفات سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کی دینی اور ملک و ملت کے لئے شاندار خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے ان کی وفات سے پوری قوم سوگوار ہے۔ اجلاس کے آخر میں مولانا عبدالحکیم کے ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللّٰہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی سرگرمیاں

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے نادر آباد کے غزالی پبلک اسکول میں نوجوانوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کو کیفر کردار تک پہنچانے کیلئے نوجوان اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیں۔

انہوں نے کہا کہ تحریک مقدس تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں نوجوانوں کی قربانیاں ناقابل فراموش ہیں۔ بالخصوص لاہور کی سرزمین نوجوانان ختم نبوت کے خون سے لالہ زار ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجلس کی سہ سالہ ممبر سازی اور انتخابات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ لہذا نوجوانوں کو بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ حاضرین نے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ علاقہ نادر آباد میں جناب نظر حسین کو شبان ختم نبوت کا کنوینر مقرر کیا گیا۔

سلطان پورہ کی جامع مسجد میں خطاب

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے مبلغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے جامع مسجد سلطان پورہ جی۔ ٹی روڈ لاہور میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لاہور کے مسلمان شہدائے ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی روایتوں کے امین ہیں۔ لہذا انہیں آباء و اجداد کے مشن کو تازہ کرتے ہوئے تحریک ختم نبوت سے بھرپور تعاون کرنا چاہئے۔ علاقہ بیگم پورہ کے لئے جناب حافظ محمود احمد کو کنوینر مقرر کیا گیا۔ جو عنقریب اراکین کا اجلاس طلب کریں گے۔ اور مجلس کی تشکیل عمل میں لائی جائے گی۔

خبریں

اخبار ختم نبوت

کوٹ عبدالمالک میں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کا دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی ہفت روزہ ختم نبوت کے لاہور میں ایجنٹ مولانا محمد احمد میاں نے کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ کا دورہ کیا جہاں جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مولانا قاری غلام مصطفیٰ، جناب محمد اسلم قادری اور دیگر جماعتی احباب سے ملاقات کی مولانا شجاع آبادی کو رپورٹ ملی کہ قادیانیوں نے کوٹ عبدالمالک کے فیکٹری ایریا میں اپنے پٹرول پمپ پر کلمہ طیبہ کا بورڈ آویزاں کیا ہوا ہے اس سلسلے میں مبلغ ختم نبوت نے مقامی تھانہ کے ایس ایچ او سے بھی ملاقات کی اور اس مسئلہ میں مسلمانوں میں پائی جانے والی بے چینی سے آگاہ کیا ایس ایچ او نے وعدہ کیا کہ دو چار دن میں کلمہ طیبہ محفوظ کر لیا جائے گا۔

مغلپورہ لاہور میں مجلس کا قیام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں اپنے یوم تاسیس سے مصروف عمل ہے مغلپورہ لاہور کے علاقہ میں قادیانی گروہ کے کچھ تخریب کاروں نے اپنی تخریبی سرگرمیاں شروع کیں تو مجلس کے کارکن میدان عمل میں آ گئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے نائب امیر حاجی منظور احمد مغل کی محنت اور مساعی سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یونٹ قائم کیا گیا۔ حاجی صاحب کے

دعوت پر مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے فیصل پارک مغلپورہ کا دورہ کیا اور دفتر کا معائنہ اور احباب جماعت سے ملاقات کی۔ جماعتی عہدیداروں کو انکی ذمہ داری سے آگاہ کیا۔ عہدیداروں نے کہا کہ وہ اپنی جوانیاں بھی ناموس رسالت کے لئے قربان کر دیں گے لیکن قادیانی ریشہ دوانیوں کو پنپنے کا موقع نہ دیں گے۔ عہدیدار مندرجہ ذیل ہیں۔ امیر میاں محمد جمیل نائب امیر حاجی منظور احمد مغل جنرل سیکرٹری محمد عارف عزیز سیکرٹری نشر و اشاعت انعام اللہ۔ ڈپٹی سیکرٹری محمد اکمل باجوہ خزانچی محمد اقبال عالمی مجلس فیصل پارک مغلپورہ کے عہدیداروں اور کارکنوں نے فیصلہ کیا کہ ہر جمعہ بعد نماز مغرب دفتر میں کارکنوں کا تربیتی اجلاس ہوگا جس سے مقامی علماء کرام خطاب فرمائیں گے نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی بھی ہر ماہ میں ایک لیکچر دیں گے۔ مجلس کے عہدیداروں نے کہا کہ ہمارے علاقہ میں قادیانیوں کی مصنوعات بالخصوص شیزان لمیٹڈ کا مکمل طور پر بائیکاٹ ہے۔

مغلپورہ میں ختم نبوت فری ڈسپنسری کا قیام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فیصل پارک مغلپورہ میں دفتر اور ”ختم نبوت فری ڈسپنسری“ قائم کی ہے جس سے علاقہ کے لوگ استفادہ کرتے ہیں۔ ڈسپنسری میں دو لیڈی ڈاکٹرز صبح شام بچوں اور خواتین کا علاج کرتی ہیں مریضوں سے صرف پرچی فیس لی جاتی ہے۔

بہاولپور میں درس قرآن پاک کے پروگرام

حسب سابق اس سال بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاولپور کے مبلغ مولانا محمد اسحاق ساقی نے فرمایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد الصادق میں بعد نماز فجر درسہائے قرآن پاک یکم سے ۲۷ رمضان المبارک تک منعقد ہونگے جس میں حسب ذیل علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔ مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب اشعر، مفکر ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب فاضل اجل مولانا فضل الرحمن صاحب خانقاہ شریف عالم ربانی مولانا شبیر احمد صاحب حامد رحیم یارخان مولانا شبیر احمد صاحب سکھر قاضی اللہ یارخان صاحب خطیب ربوہ مولانا خدا بخش صاحب مولانا محمد اسماعیل شجاع آباد مبلغ ختم نبوت بہاولپور محمد اسحاق ساقی خطیب جامع مسجد حاجی اشرف قاری حسین احمد صاحب اور مقامی علمائے کرام درس قرآن دیں گے تفصیل دفتر بہاولپور سے حاصل کر سکتے ہیں۔

مکتوب فیصل آباد

- فیصل آباد شہر کا امن تباہ ہونے کا خطرہ
- غیر قانونی قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر
- ربوہ میں قادیانی اسپورٹس ریلیوں پر پابندی کا مطالبہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد کی اضافی بستی پیپلز کالونی میں پانچ کنال رقبہ کے رہائشی پلاٹ نمبر ۴۹۰ ڈی کینسل اور ضبط شدہ پر محکمہ ہاؤسنگ کے حکام کی ملی بھگت سے قادیانی جماعت کی طرف سے خفیہ طور پر قادیانی عبادت گاہ تعمیر کرنے کے معاملات کی اعلیٰ سطح پر تحقیقات کرائی جائے اور شہر کا امن تباہ کرنے کے لئے ایک قادیانی سمیع اللہ کے منصوبے کو ناکام بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس پلاٹ کا قادیانی الاٹی ۱۹۸۳ء میں فوت ہو گیا تھا جبکہ ان کے قانونی وارثوں نے پلاٹ کی الاٹمنٹ کے لئے محکمہ کو درخواست نہ دی اور مارچ ۱۹۹۰ء کو ایک قادیانی شخص سمیع اللہ نے غیر قانونی طور پر اس پلاٹ پر غیر قانونی طور پر قادیانی عبادت گاہ واحمدیہ جماعت خانہ کی تعمیر شروع کر دی۔ جس پر پیپلز کالونی کے مسلمانوں کو سخت تشویش ہوئی تو انہوں نے عالمی مجلس کے نوٹس میں یہ بات لا کر حکومت سے احتجاج کرنے کی اپیل کی جس پر محکمہ ہاؤسنگ سے رجوع کیا۔ جنہوں نے قادیانی عبادت گاہ کی تعمیر رو کنے کے لئے کئی نوٹس دیئے مگر فوت شدہ قادیانی کے جائز وارثوں نے محکمہ کے پاس کوئی درخواست نہ دی جس پر محکمہ ہاؤسنگ نے ۵ اپریل ۱۹۹۰ء کو پلاٹ کی الاٹمنٹ منسوخ کر کے پلاٹ ضبط کر لیا اور ایگریمنٹ منسوخ کر دیا جبکہ نقشہ شروع سے ہی منسوخ شدہ تھا۔ اس کے بعد مجسٹریٹ علاقہ کی موجودگی میں پلاٹ کے گیٹ پر سرکاری تالا لگا کر سیل کر دیا گیا۔ اس کے بعد اسی قادیانی نے فوت شدہ قادیانی الاٹی کی بیوہ کی طرف سے کمشنر فیصل آباد کے پاس اپیل کر دی۔ مقام افسوس ہے کہ کمشنر نے فیصل آباد محکمہ ہاؤسنگ کے جواب دعویٰ اور فائل کو ملاحظہ کئے بغیر پلاٹ کا کیس ریمانڈ کر دیا جبکہ جائز وارثوں کی طرف سے کوئی سرٹیفکیٹ بھی شامل نہ تھا۔ مقام افسوس ہے کہ اس کے بعد قادیانی جماعت کے اس شخص نے محکمہ کی بجائے سرکاری تالہ توڑ کر پلاٹ پر بھرتی ڈلوانی شروع کر دی اور تعمیر بھی اندر اندر کی جاتی رہی کیونکہ پلاٹ کا چھوٹا دروازہ سیل نہیں تھا۔ اس دھاندلی پر پھر محکمہ ہاؤسنگ کے حکام کے نوٹس میں لایا گیا کہ کینسل شدہ پلاٹ پر پھر تعمیر شروع کر دی گئی ہے مگر قصور وار قادیانیوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے جبکہ تھانہ پیپلز کالونی میں محکمہ نے پرچہ درج کرنے کے لئے درخواست دے رکھی ہے اور حمید اللہ قریشی قادیانی ڈی ایس پی کے دباؤ کے تحت مقدمہ درج نہیں ہو رہا ہے اور محکمہ ہاؤسنگ کے ڈائریکٹر و ڈپٹی ڈائریکٹر قادیانیوں کے دباؤ کی وجہ سے موثر کارروائی نہیں کر رہے ہیں جس پر قادیانیوں کے اور محکمہ ہاؤسنگ کے خلاف تحریک چلائی۔ مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب اور ہوم سیکرٹری پنجاب سے مزید مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء کے تحت قادیانی مذہب کی تبلیغ و اشاعت پر پابندی کے پیش نظر یکم تا ۳ مارچ کو ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہونے والی آل پاکستان اسپورٹس ریلی پر پابندی لگائی جائے اور انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام ۲۶ تا ۲۸ اپریل ۹۱ء کو قادیانی جماعت کے سرکردہ رہنماؤں کی مجلس مشاورت کا انعقاد بھی بند کیا جائے کیونکہ گذشتہ سال مجلس مشاورت

باقی ص ۲۹ پر

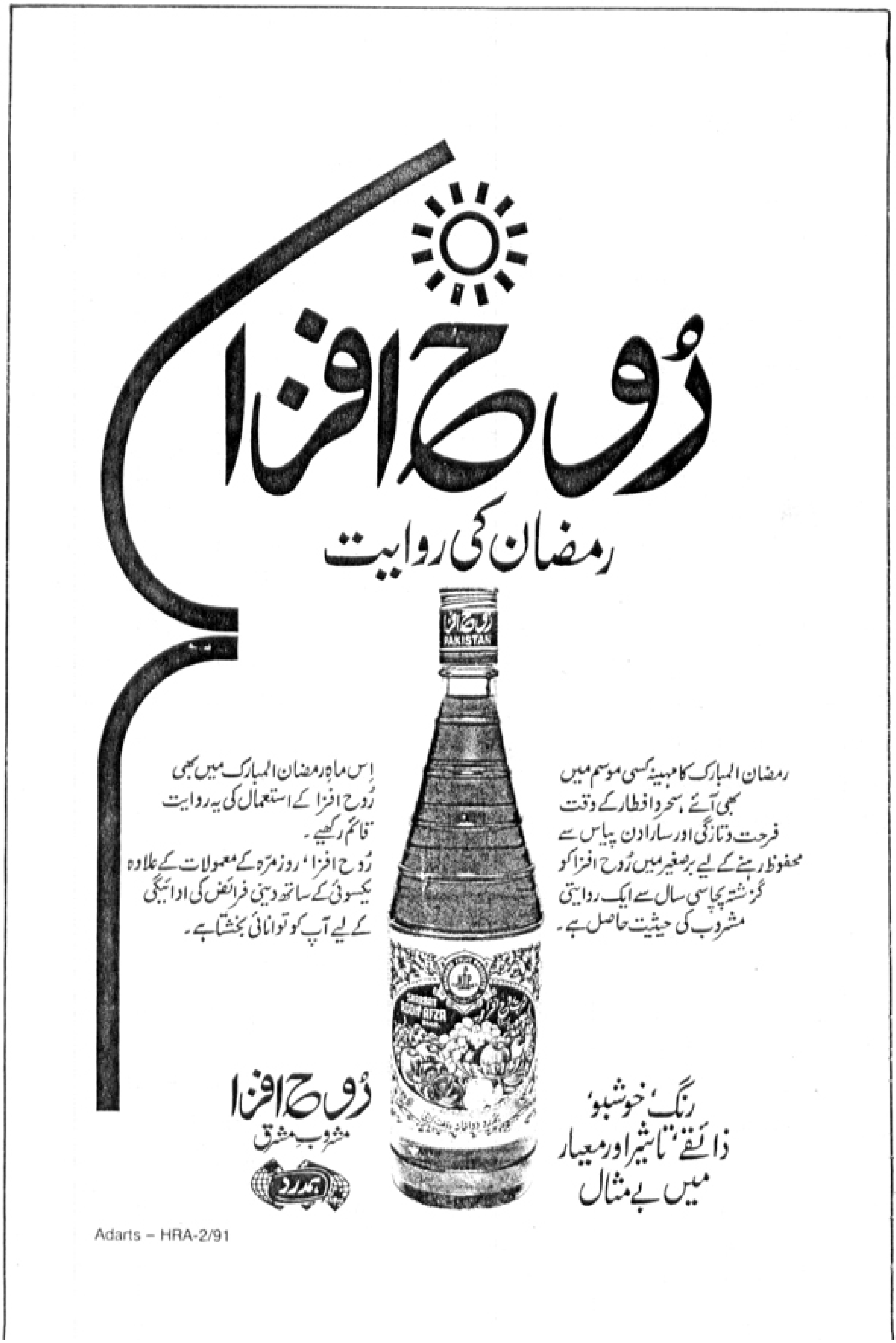
رُوح افزا
رمضان کی روایت
رمضان المبارک کا مہینہ کسی موسم میں
بھی آئے، سحر و افطار کے وقت
فرحت و تازگی اور سارا دن پیاس سے
محفوظ رہنے کے لیے برصغیر میں رُوح افزا کو
گزشتہ پچاسی سال سے ایک روایتی
مشروب کی حیثیت حاصل ہے۔
اس ماہِ رمضان المبارک میں بھی
رُوح افزا کے استعمال کی یہ روایت
قائم رکھیے۔
رُوح افزا، روزمرہ کے معمولات کے علاوہ
یکسوئی کے ساتھ دینی فرائض کی ادائیگی
کے لیے آپ کو توانائی بخشتا ہے۔
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
رنگ، خوشبو،
ذائقے، تاثیر اور معیار
میں بے مثال
PAKISTAN
Adarts – HRA-2/91

بقیہ: مکتوب فیصل آباد

کے اجلاس میں اسلام اور پاکستان کے خلاف تقریریں ہوئی تھیں جس پر چھ قادیانیوں کے خلاف مقدمہ درج ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ۵ دسمبر کو ڈپٹی کمشنر جھنگ نے ربوہ میں غیر قانونی طور پر کھیلوں کی اجازت دی تھی اسی طرح نومبر کے مہینے میں قادیانیوں کی ذیلی تنظیموں کے تین جلسوں کی اجازت دیگر قانون کی خلاف ورزی کی تھی جس کو بعد میں منسوخ کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کراچی کا تخریب کار قادیانی عبدالعلیم جو ربوہ میں قادیانی کمانڈو کو تخریب کاری کی تربیت دے رہا ہے۔ اس کو گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے۔

ربوہ قادیانی ٹورنامنٹوں کو روکا جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے ۹/۱۰ فروری کو ربوہ میں قادیانی عورتوں کی ذیلی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی قادیانی مذہب کی تبلیغ کی آڑ میں کھیلوں کے آل پاکستان ٹورنامنٹ کی اجازت دینے کی شدید مذمت کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ اس مقصد کے لاؤڈ سپیکر کی اجازت دینے کی سفارش کرنے پر ایس ایچ او ربوہ کے خلاف سخت کارروائی کی جائے انہوں نے کہا کہ کچھ عرصہ سے ربوہ کی قادیانی جماعت کھیلوں کے ٹورنامنٹ منعقد کر کے اور کشتی رانی کے مقابلے کرا کر قادیانی مذہب کی تبلیغ کا نیا طریقہ اختیار کر رہی ہے جس میں مسلمان نوجوانوں کو مدعو کر کے ان کو مرتد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ہر جمعرات کو قادیانی جماعت کے سربراہ سادہ لوح مسلمانوں کو دیہاتوں سے گھیر گھار کر ربوہ میں لنگر خانوں میں لے آتے ہیں ربوہ کی یاترا کرا کر ان کو مرتد کرنے کے لئے کئی ہتھکنڈے استعمال کر رہا ہے جس کی روک تھام کے لئے چنیوٹ اور ربوہ کی انتظامیہ اور تھانہ ربوہ کے ایس ایچ او کوئی کارروائی نہیں کر رہے ہیں اور کھلے عام امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی جاری ہے قادیانی جماعت نے خدام الاحمدیہ کمانڈو تنظیم کی کھیلوں کا ٹورنامنٹ یکم تا تین مارچ اور مجلس مشاورت ۲۶ تا ۲۸ اپریل ربوہ میں منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے مقام افسوس ہے کہ صوبائی حکومت اور ہوم سیکرٹری غیر قانونی اجتماعات نہیں روک رہے ہیں۔

حافظ سعید احمد کی کراچی آمد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹورانٹو کینیڈا کے نمائندے پچھلے دنوں کراچی تشریف لائے دفتر ختم نبوت میں حاضری دی اور حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرنے کے لیے جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن تشریف لے گئے انہوں نے دفتر میں مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی سے کینیڈا میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں مشورہ کیا

مسلح افواج سے ۳۰۸ قادیانی افسروں کو ہٹایا جائے

فیصل آباد۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان غلام اسحاق خان اور وزیر اعظم میاں نواز شریف سے مطالبہ کیا ہے کہ وسیع تر ملکی مفاد کے پیش نظر مسلح افواج سے منکرین جہاد ۳۰۸ قادیانی غیر مسلم افسروں کو برطرف کیا جائے اور فوری طور پر حساس مقامات اور فرنٹ لائن سے پیچھے کیا جائے انہوں نے کہا کہ وزیر خارجہ صاحبزادہ یعقوب خان نے فروری ۱۹۸۷ء میں اس وقت کی قومی اسمبلی کو بتایا تھا کہ بری، بحری اور فضائیہ مسلح افواج میں قادیانی افسروں کی عہدہ وار تعداد حسب ذیل ہے لیفٹیننٹ جنرل کے مساوی عہدہ کا آرمی میں ایک افسر۔ بریگیڈیئر اس کے مساوی۔ آرمی میں پانچ اور ائیر فورس میں ایک افسر۔ کرنل اس کے مساوی۔ آرمی میں دس نیوی میں دو ائیر فورس میں تین افسر۔ لیفٹیننٹ کرنل اس کے مساوی آرمی چھپن ۵۶۔ نیوی چھ۔ ائیر فورس گیارہ افسر۔ میجر اس کے مساوی آرمی ایک سو پینتیس ۱۳۵ آرمی۔ نیوی پانچ۔ ائیر فورس سولہ افسر۔ کیپٹن اس کے مساوی اٹھتیس ۳۸ آرمی۔ نیوی پانچ۔ ائیر فورس چودہ افسر جن کی کل تعداد آرمی ۲۴۵۔ نیوی ۱۸ اور ائیر فورس ۴۵ مجموعی ۳۰۸ قادیانی افسر ہیں جبکہ ۱۹۸۷ء سے آج تک جن قادیانیوں کو ترقی دی گئی ہو گی ان کی تعداد بڑھ سکتی ہے مولوی فقیر محمد نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں کو فوج سے نکالنے کے لئے چار سال سے جدوجہد جاری ہے مگر وفاقی حکومت لیت و لعل سے کام لے رہی ہے۔

تعزیتی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کے انتقال پر شیخ التفسیر سرحد مولانا عبدالحنان صاحب کی زیر صدارت مدرسہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی میں ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد زر ولی خان صاحب نے شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب کی وفات کو ملت اسلامیہ کا ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے۔

ایک مرزائی کا مولانا شجاع آبادی کے ہاتھ پر قبول اسلام

لاہور۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی کے ہاتھ پر ایک قادیانی مسمی مقصود احمد شاہد ولد چوہدری محمد رمضان قوم آرائیں سکنہ نور پور قطبہ تحصیل و ضلع قصور نے قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا ہے۔

نومسلم مقصود احمد نے اپنے تحریری بیان میں جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی سے براءت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی دجال و کذاب، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ مقصود نے مرزا قادیانی کے دونوں گروپوں قادیانی اور لاہوری گروپ سے بھی براءت کرتے ہوئے کہا کہ میں دونوں گروپوں کو دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد سمجھتا ہوں میں قبل ازیں ایک عرصہ تک مرزائیوں کے قادیانی گروپ میں شامل رہا۔ اور مجھے ضلع قصور کی قادیانی جماعت کے امیر چوہدری احسان اللہ سیال نے قادیانیت کے دام تزویر میں پھنسایا۔

نومسلم مقصود احمد کے اعزاز میں دفتر ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ لاہور میں پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔

بقیہ: سینما، تھیٹر، ٹیلی ویژن

علاوہ ازیں جو ٹیلی ویژن سے صحت پر مضر اثرات پڑتے ہیں مثلاً نگاہ کا کمزور ہونا اور دوسرے نفسیاتی نقصانات مثلاً کسی حسین و جمیل ایکٹرس کو دیکھ کر اس پر دل کا آجانا اور عقل و افکار کا اس میں الجھ کر رہ جانا اور تعلیمی نقصان مثلاً بچوں کا مدرسہ کے کام کاج سے رہ جانا اور اس میں دل نہ لگنا اور فکری نقصانات مثلاً حافظہ کا کمزور ہونا اور فہم و سمجھ اور غور و فکر کے ملکہ کا ضعیف ہونا اور اقتصادی نقصانات مثلاً اس کے خریدنے کے

لئے مال برباد کرنا جبکہ افراد خانہ کو اس سے بھی زیادہ ضروری اشیاء اور درکار ہوتی ہیں۔ (لشکر ندائے شاہی مراد آباد)

بقیہ : یہودیوں کا انجام

ایک طرف تو بنی نصرانیہ سے چڑھایا ہوا کردہ تخریبی اسباب پیدا کئے کہ انہیں دنیا سے آسمانوں کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ غرض نہ تصویری امت بنی نہ تحقیقی بلکہ تخریبی رہی ظاہر ہے کہ اسے اس آخری دورہ میں بھی صورت آرام بننا چاہئے نہ حقیقت آشنا نہ مسیح اقوام میں مدغم ہونا چاہیئے اور نہ ان مسلم اقوام میں جو مسیحی اقوام سمیت ساری ہی اقوام عالم کو بالآخر اپنے اندر جذب کر لیں گی۔ تو اس کے سوا اس قوم کا کیا انجام نکل سکتا ہے کہ وہ اسی مخرب عالم دجال کے ساتھ وابستہ ہو کر فنا کے گھاٹ اتر جائے اور اسے دنیا کے کسی گوشہ میں بھی پناہ نہ ملے چنانچہ بنص حدیث نبوی شجر و حجر تک کسی یہودی کو پناہ نہ دے گا اور دجال کے ساتھ یہ ساری قوم ہی انفاس عیسوی سے موت کے گھاٹ اتر جائے گی۔ جس سے دوسری اقوام زندہ ہونگی ظاہر ہے کہ ایسی کج فہم قوم کا اس کے سوا انجام بھی کیا ہو سکتا ہے جس نے آج سے ۱۹ سو برس پہلے مسیح ہدایت کو تو مسیح ضلالت سمجھ لیا اور اس لئے اسے سولی پر چڑھانے کی فکریں کیں۔ اور دنیا کے اس آخری دور میں مسیح ضلالت کو مسیح ہدایت سمجھ بیٹھے گی۔ اور اس لئے اس کے ساتھ ہو کر مسیح ہدایت کا مقابلہ کرے گی جو صورتاً تو حضرت مسیح علیہ السلام کا مقابلہ ہوگا لیکن حقیقتاً حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہوگا۔

بہر حال ساری دنیا کے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جانے کا وقت قریب ہوتا جا رہا ہے اور موجودہ تمدنی وسائل ہی آخری تمدن کے غلبہ و شیوع کا پتہ دے رہے ہیں۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کی رفتار عملاً اس آنے والی ہوا کا پتہ دے رہی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مذکورہ تغیر کے اسباب بہت کچھ فراہم ہو چکے ہیں۔

بقیہ : لیلۃ القدر

دیں مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا جس کی وجہ سے اس کا تعین ذہن سے جاتا رہا۔

کیا بعید ہے کہ تعین سے جاتے رہنا۔ اللہ کے علم میں بہتر ہو۔ لہٰذا اب اس رات کو نویں۔ ساتویں اور پانچویں میں تلاش کرو۔ حضرت امام مالکؒ نے مؤطا میں روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھلی امتوں کے لوگوں کی عمریں دکھائی گئیں تو شاید آپکو اپنی امت کی عمریں ان کی بہ نسبت کم دیکھ کر یہ خیال ہوا کہ میری امت کے لوگ عمل کے اس درجہ تک پہنچ سکیں گے جس پر پچھلی امتوں کے یہ لوگ پہنچے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو شب قدر عطا فرمائی جو ہزار ماہ سے بہتر اور افضل ہے۔

حضرت عبادہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی اکرمؐ سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے آخری عشرہ میں ہے۔ ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ یا رمضان کی آخری رات ہیں ایک روایت یہ بھی ہے کہ شب قدر میں زمین و آسمان کے درمیان جتنی جاندار اور بے جان مخلوق ہے سب سجدہ کرتی ہے

حضرت عبادہؓ سے روایت ہے کہ اس رات کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ ہے کہ یہ رات روشن اور تابناک ہوتی ہے صاف اور شفاف ہوتی ہے۔ نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی بلکہ معتدل۔ اس رات کی صبح کو آفتاب طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاعیں نہیں ہوتیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی اکرمؐ نے ایک دفعہ بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو ہزار مہینے تک اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا رہا۔ صحابہ کرامؓ کو اس پر رشک آیا تو اللہ رب العزت نے سورۂ قدر کو نازل فرمایا جس میں شب قدر کا ذکر کیا گیا۔ مسلمانو اس زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔ اس رات کو خوب عبادت کریں شاید یہ رات آپکی زندگی کی آخری رات ہو سکے آپ اس رات میں خوب رو رو کر خداوند عالم سے دعا کریں کہ اللہ پاک سابقہ گناہ معاف فرمائے۔ آئندہ کے لئے پختہ عہد کریں کہ ہم کوئی گناہ نہیں کریں گے۔ موت اور زندگی خدا کے اختیار میں ہے۔ ہمیں خدا کے حکموں کے مطابق زندگی بسر کرنی چاہئے۔

بقیہ : نظام اعتکاف

یا بارہ رکعات پڑھنا، اس کے بعد تلاوت۔

۱۰۔ سنت زوال چار رکعات ظہر کی سنتوں سے پہلے اور صلوٰۃ التسبیح

۱۱۔ نماز ظہر کے بعد مذکورہ بالا کتب میں سے کسی کتاب کی تعلیم۔ اس کے بعد آرام۔ عصر کی جماعت سے نصف گھنٹہ پہلے بیدار ہونا اور فوراً نماز کی تیاری

۱۲۔ عصر کے بعد تلاوت، اور مناجات مقبول کی ایک منزل عربی یا اردو اور حزب البحر۔

فرصت کے وقت دو ازدہ تسبیح کا معمول رکھیں یعنی دو تسبیح لا الٰہ الا اللہ کی چار تسبیح الا اللہ کی، چھ تسبیح اللہ اللہ کی اور ایک تسبیح اللہ اللہ ذکر بنیت محبت الٰہی کریں۔ چند بار لا الٰہ الا اللہ کا ورد کر کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاتے رہیں۔

- صف اول و تکبیر اولیٰ کا خاص خیال رکھیں۔
- ذکر میں مشغول رہیں، غافل نہ رہیں
- مسجد کا خوب ادب کریں، مسجد کی چھتوں پر بلا ضرورت نہ چڑھیں۔
- اللہ تعالٰی سے توفیق مانگتے رہیں اور تمام عمل پر شکر ادا کریں اور آئندہ کے لئے پھر توفیق طلب کریں۔
- جو کام بھی کریں توجہ، توجہ، دھیان اور اخلاص سے کریں۔ اختلاط عوام سے یہ سمجھ کر کہ میں ملنے کے قابل نہیں دور رہیں، کلام بقدر ضرورت کریں، قلت کلام کی بیحد ضرورت ہے۔
- ہر وقت یہ خیال رہے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ اللہ موجود ہے۔ اور ہم اس کے دربار میں حاضر ہیں۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو مقصد اعتکاف میں کامیاب فرمائیں آمین۔

بقیہ : رمضان کی عظمت وفضیلت

کر لینا چاہئے کیونکہ زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کیا خبر موت آجائے اور قرض ذمہ رہے، مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر رکھے یا جدا جدا متفرق اگر قضا رکھنے کا وقت پایا لیکن بغیر ادا کئے مر گیا تو مناسب ہے کہ وارث ہر روزہ کے بدلے پونے دو سیر گندم صدقہ کریں اور مال چھوڑ گیا ہے روزہ کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم اور واجب ہے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام

اہل خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ، کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں، اسلام کی دعوت و تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے۔ قادیانی زندیقوں نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے اور پروگرام شروع کر دیئے ہیں جس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ اندرون ملک و بیرون ملک مجلس کے مبلغ، دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے۔ اردو، انگریزی، عربی اور دوسری زبانوں میں لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی، اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنہ تکمیل ہیں۔ جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی، دفاتر قائم کیے جا چکے ہیں۔ اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اور اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور آنحضرتؐ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔ آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات، زکوٰۃ، صدقہ اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) خان محمد
امیر مرکزی
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (پاکستان)
حضوری باغ روڈ۔ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (کراچی)
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون ۷۱۱۹۷۱